دجالی سیفی فتنہ

اہلسنت اور تصوف کے نام پر ایک اور بدترین گروہ !

علماء اہلسنت کیلئے لمحہ فکریہ...

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے   سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ

سنی ام من نعرۂ تکبیر و رسالت می زنم
دم زبوبکر و عمر عثمان و حیدر می زنم
قادریم نعرۂ یا غوث اعظم می زنم
دم ز شاہ احمد رضا خان قطب عالم می زنم

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

محبان اعلیٰ حضرت سنی بریلوی علماء ومشائخ اور سنی عوام کیلئے

لمحۂ فکریہ

خطرہ کا سائرن

(مع تاثرات علماء کرام)

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	ناقابل تردید مختصر سیفی حقائق نامہ	۹
۲	دیوبندی بریلوی ایک پلڑا میں	۹
۳	دونوں تکفیر کی زد میں	۹
۴	دیابنہ کی وکالت	۹
۵	پیر سیف الرحمٰن کا فتویٰ	۱۰
۶	مولانا مفتی غلام فرید سیفی کا اعلان	۱۰
۷	قدیمی علماء ومشائخ بھی بریلوی	۱۱
۸	لمحہ فکریہ	۱۲
۹	اسے کیا کہئے	۱۲
۱۰	دیوبندی ''امام العصر''	۱۳
۱۱	دیوبندی ''حکیم الامت''	۱۴
۱۲	پس منظر	۱۵
۱۳	سوالات	۱۶
۱۴	وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ	۲۱
۱۵	پیر سیف الرحمٰن صاحب بریلوی نہیں کہلاتے	۲۳
۱۶	بریلویت سے برأت	۲۵

۱۷	اظہار حق میں تذبذب نہیں چاہیئے	۲۶
۱۸	مسئلہ ''بریلوی'' کہلانے کا	۲۸
۱۹	ضروری یادداشتیں	۳۲
۲۰	سیفی مغالطہ	۳۳
۲۱	صدرالافاضل کی کردار کشی	۳۵
۲۲	علماءِ دیوبند کی وکالت وحمایت	۳۶
۲۳	دیوبندی مولویوں کی بجائے دعوت اسلامی پر مزید نشانہ بازی	۳۷
۲۴	''رضائے مصطفٰے'' اور سیفی رسالہ کا مکالمہ	۳۷
۲۵	''ایک اور ہولناک دورخی''	۴۳
۲۶	بریلی کے خلاف سیفی محاذ رحمۃ اللہ علیہ	۴۴
۲۷	سنی بریلوی علماء واحباب	۴۵
۲۸	مجدد الف ثانی بحضور غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہما	۴۶
۲۹	کثرت کرامات	۴۷
۳۰	تقدیر میں تبدیلی	۴۷
۳۱	شان عظیم و درجۂ بلند	۴۷
۳۲	اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بحضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ	۴۹
۳۳	مشائخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل بحکم اولیاء باطل ہے یا غوث	۵۲
۳۴	اقلیم ولایت کی شہنشاہی	۵۴

۵۵	خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ	۳۵
۵۵	غوث الاعظم رضی اللہ عنہ	۳۶
۵۶	سوال	۳۷
۵۶	جواب	۳۸
۵۶	سوال	۳۹
۵۶	جواب	۴۰
۵۷	اسے کیا کہئے	۴۱
۶۲	پیرار چی کی پے در پے ترقی	۴۲
۶۲	پہلی ترقی	۴۳
۶۳	دوسری ترقی	۴۴
۶۳	تیسری ترقی	۴۵
۶۵	چوتھی ترقی	۴۶
۶۶	پانچویں ترقی	۴۷
۶۸	چھٹی ترقی	۴۸
۶۹	اپنی زبانی اپنی تکذیب	۴۹
۷۱	اہلسنّت کا مذہب	۵۰
۷۲	دوسرا خواب	۵۱
۷۲	ازرہ انصاف	۵۲

۵۳	ایک اہم سوال	۷۳
۵۴	سوال	۷۳
۵۵	جواب	۷۳
۵۶	ایک اور غلط تاثر	۷۶
۵۷	جلیل القدر نامور علماء کرام کے تأثرات	۷۸
۵۸	استاذ الاساتذہ علامہ مولانا عطاء محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ	۷۸
۵۹	شارح بخاری شیخ الحدیث علامہ غلام رسول فیصل آباد	۸۰
۶۰	مولانا غلام نبی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد	۸۱
۶۱	شیخ الحدیث والتفسیر علامہ محمد فیض احمد اویسی بہاولپور	۸۱
۶۲	مناظر اسلام مولانا محمد ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی	۸۲
۶۳	استاذ العلماء مولانا مفتی غلام سرور قادری لاہور	۸۲
۶۴	استاذ العلماء مولانا مفتی محمد حاکم علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ راہوالی	۸۲
۶۵	مولانا صاحبزادہ پیر سید افضل حسین صاحب علی پور شریف	۸۳
۶۶	مولانا علامہ غلام نبی صاحب مہتمم دار العلوم عطاء العلوم گکھڑ	۸۳
۶۷	استاذ العلماء مولانا مفتی محمد عبد اللطیف گوجرانوالہ	۸۴
۶۸	استاذ العلماء مولانا محمد عبد الرشید رضوی سمندری	۸۴
۶۹	جانشین حکیم الامت مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں گجراتی	۸۵
۷۰	اُستاذ العلماء علامہ مفتی محمد عبد اللہ قصوری	۸۵

۷۱	استاذ العلماء علامہ مفتی محمد حسین سکھروی	۸۶
۷۲	مولانا علامہ محمد بشیر القادری کراچی	۸۶
۷۳	علامہ مولانا غلام مصطفےٰ رضوی مفتی انوار العلوم ملتان	۸۶
۷۴	مولانا عمر سدیدی مفتی جامعہ خیر المعاد ملتان	۸۶
۷۵	مولانا علامہ احمد حسین مہتمم جامعہ حسینیہ نارووال	۸۷
۷۶	استاذ العلماء علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری لاہور	۸۷
۷۷	مولانا علامہ محمد منشاء تابش قصوری مرید کے	۸۷
۷۸	مولانا علامہ مفتی محمد اشفاق احمد (مہتمم جامع العلوم) خانیوال	۸۸
۷۹	تصدیق مولانا شوکت علی سیالوی' دارالافتاء جامع العلوم خانیوال	۸۸
۸۰	مولانا مفتی محمد جمیل رضوی شیخوپورہ	۸۸
۸۱	مولانا مفتی محمد نعیم اختر مہتمم دار العلوم حبیبیہ رضویہ کاموکی	۸۸
۸۲	(مولانا) محمد بشیر احمد غازی کاموکی	۸۹
۸۳	مولانا علامہ محمد اسلم رضوی مفتی جامعہ رضویہ فیصل آباد	۸۹
۸۴	استاذ العلماء علامہ مولانا گل احمد عتیقی فیصل آباد	۸۹
۸۵	مفسر قرآن مولانا مفتی محمد ریاض الدین اٹک	۸۹
۸۶	مترجم قرآن مفتی محمد رضاء المصطفےٰ ظریف القادری گوجرانوالہ	۹۳
۸۷	علماء اہلسنّت و جماعت میلسی ضلع وہاڑی	۹۳
۸۸	تصدیقات	۹۴

۸۹	منکرین افضلیت غوث الوریٰ پر نائب غوث الوریٰ امام احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ	۹۵
۹۰	حضرت استاذ العلماء علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی بابت	۹۶
۹۱	ازلۂ مغالطہ	۹۶
۹۲	فرقہ سیفیہ	۹۷
۹۳	حرف آخر	۹۸
۹۴	ضروری یاددہانی	۱۰۰
۹۵	فیصلہ شرعی بورڈ جماعت اہلسنّت	۱۰۱
۹۶	مسئلہ تکفیر	۱۰۱
۹۷	بریلوی مسلک	۱۰۲
۹۸	مسئلہ عمامہ	۱۰۲
۹۹	سوال	۱۰۴
۱۰۰	جواب	۱۰۴
۱۰۱	بددیانتی	۱۰۴
۱۰۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیف الرحمٰن کو انبیاء کا امام بنایا	۱۰۵
۱۰۳	غوث الاعظم سے سیف الرحمٰن کا مقام چھ درجے بلند	۱۰۵
۱۰۴	شرعی بورڈ کا فیصلہ	۱۰۶
۱۰۵	جعلی ''ہدایۃ السالکین'' سے خبردار	۱۰۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ناقابل تردید مختصر سیفی حقائق نامہ

دیوبندی بریلوی ایک پلڑا میں:

''حنفی مذہب بمنزلۂ کل ہے اور دیوبندیت بریلویت بمنزلہ اجزاء ...... بلکہ بریلوی اور دیوبندی حضرات بہت سارے مسائل میں افراط وتفریط (گمراہی و بے رہروی) کا شکار ہیں تو میں کس طرح صراط مستقیم اور حنفی مذہب کو چھوڑ کر اپنے آپ کو افراط وتفریط میں داخل کروں۔ اسی بناء پر میں سنی حنفی ہوں اور بریلوی دیوبندی نہیں ہوں''۔

دونوں تکفیر کی زد میں:

''دیوبندی بھی علی الاطلاق کافر نہیں نہ ہر بریلوی کافر ہے۔ دونوں فریق علی الاطلاق کافر نہیں''۔ (جس طرح کچھ دیوبندی کافر اور کچھ مسلمان ہیں۔ اسی طرح کچھ بریلوی کافر اور کچھ مسلمان ہیں' حساب برابر ہے)

دیابنہ کی وکالت:

''دیوبندی حضرات میں بہت سارے علماء کرام ایسے ہیں جو نہ وہابی ہیں اور نہ وہابیت کے مؤید ہیں بلکہ سچے پکے حنفی ہیں تو ان کو محض دیوبند میں تحصیل (علم) کی وجہ سے کافر کہنا عقل و دانش اور شریعت غرا سے بہت دور ہے''۔ (کتاب ہدایۃ السالکین از ارشادات پیر سیف الرحمٰن پیرارچی سرحدی)

پیر سیف الرحمٰن کا فتویٰ:

"اگر میں اپنے آپ کو بریلویت سے مسمیٰ کروں تو چار جھوٹ کہنے کا مرتکب ہو جاؤں گا...... میں نہ بریلی کا رہنے والا ہوں' نہ بریلویوں کا مرید ہوں' نہ بریلویوں کا مقلد یا شاگرد ہوں تو کس طرح چار دفعہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو بریلوی سے مسمیٰ کروں"۔ (ہدایۃ السالکین ص ۱۸۳)

مولانا مفتی غلام فرید سیفی کا اعلان:

"بریلوی ہونا ایک نسبت ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کی طرف یا بریلی شہر کی طرف اور اس نسبت پر ہمیں فخر ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک O

اہلسنّت کہلانے والوں میں بھی (جب) انتشار وافتراق پیدا ہوا اور بعض اہلسنّت کہلانے والوں (دیابنہ وغیرہ) نے معتزلہ کا راستہ بعض مسائل میں اور بعض میں خوارج کا راستہ اپنایا اور باوجود اس کے اپنے آپ کو اہلسنّت و جماعت ہی کہلانے پر مصر رہے تو اہل حق کا اہل باطل سے اختلاط کا خطرہ پیدا ہوا ﴿﴾ تو ضرورت پڑی کہ ایک "فصل ممیّز" لگا کر اہل حق اہلسنّت کو امتیاز دیا جائے۔ اور اہل باطل سے جدا کیا جائے۔ تاکہ عوام الناس کسی دھوکہ میں نہ پڑ جائیں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے بہترین فصل ممیّز بریلوی ہے۔ اب جسے سنی حنفی بریلوی کہا جاتا ہے۔ تو اہل حق اصلی سنی اصلی حنفی' اہل باطل نقلی سنی' نقلی حنفی سے ممتاز اور جدا ہو جاتے ہیں۔ اور دھوکہ میں نہیں پڑتے۔ اور

اپنے آپ کو وہابیوں دیوبندیوں نجدیوں چکڑالویوں وغیرہ سے بچا لیتے ہیں۔ اس لئے یہ بریلوی مذہب نہیں بلکہ فصل ممیّز کے قائم مقام ہے اور ما بہ الامتیاز ہے۔ اہل حق کیلئے اہل باطل سے تمام نقشبندی' تمام قادری' تمام چشتی' تمام سہروردی۔ ان کے وہی عقائد ہیں جو اعلیٰ حضرت بریلوی کے ہیں۔ ﴿﴾ ان (سب کو) اپنے بریلوی ہونے کا شعور ہو یا نہ ہو۔ وہ بریلویت سے باخبر ہوں یا بے خبر۔ بہر حال وہ بریلوی ہیں...... ہماری اس تقریر سے واضح ہو گیا کہ بریلویت کوئی مستقل مذہب نہیں بلکہ نسبت اور فصل ممیّز ہے اور ہمیں اس پر ناز ہے۔

قدیمی علماء و مشائخ بھی بریلوی:

''بریلوی زعما کا انحصار مولانا نعیم الدین' مولانا امجد علی' مولانا دیدار علی شاہ' مولانا مفتی احمد یار خاں (رحمۃ اللہ علیہم) پر کرنا غلط ہے۔ قدیم زمانہ کے علماء بھی انہی بریلوی افکار و عقائد کے حامل تھے اور وہ کون تھے؟...... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی' حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی' حضرت مولانا فضل رسول صاحب بدایونی' ملک العلماء بحر العلوم فرنگی محلی' حضرت مولانا ارشاد حسین رامپوری' محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب فیصل آبادی' امام اہلسنّت بیہقی وقت غزالئ زماں رازئ دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) یہ سب حضرات بھی افکار و عقائد کے لحاظ سے بریلوی تھے۔ اعلیٰ حضرت سے متفق تھے افکار و عقائد میں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ (النجدیت بجواب البریلویت ص ۱۸۰)

لمحہ فکریہ:

سیفی مکتب فکر کے بانی کے بریلوی کہلانے کے خلاف متشددانہ "فتویٰ" کے برعکس سیفی مفتی صاحب کے فتویٰ میں بریلوی نسبت و بریلوی کہلانے کی افادیت وحکمت ومصلحت کیسی نفیس تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

کاش! پیر صاحب بھی اس سے اتفاق فرما کر اپنے متشددانہ غیر معقول فتویٰ سے رجوع فرمانے کا اعلان کریں۔ مگر ان کے پُرتشدد فتویٰ کو تو ان کی اس تصریح نے مزید پُرتشدد بنا دیا ہے کہ "جس گناہ میں وعید بیان ہو چکے وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب فاسق ہے اور گناہ کبیرہ پر استمرار کفر کو متقضی ہوتا ہے"۔ الخ (ہدایۃ السالکین ص۲۲۲)

دیکھئے پیر صاحب کے بریلوی نسبت کو چار دفعہ گناہ کبیرہ قرار دینے کے فتویٰ اور مذکورہ تصریح نے کس طرح معاملہ فسق وکفر تک پہنچا دیا ہے۔ جبکہ دیوبندی کہلانے کی نسبت پر چار دفعہ گناہ کبیرہ کے الفاظ نہیں فرمائے۔

؎ ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیئے
خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھیئے

اسے کیا کہیئے:

فرقہ مودودیہ کے سربراہ مولوی مودودی نے "خطبات" ص۸۲ پر لکھا ہے کہ بریلوی اُمت جہالت کی پیداوار ہے۔ (ملخصاً)

اور فرقہ طاہریہ کے سربراہ پروفیسر طاہر القادری نے کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ'' صفحہ ۱۱۱ میں بریلویت سے اس طرح نفرت دلائی ہے کہ ''بریلویت سے وحشت آتی ہے'' جبکہ فرقہ سیفیہ کے سربراہ نے ''بریلوی'' نسبت کو چار دفعہ گناہ کبیرہ سے تعبیر کر کے بریلویت سے نفرت دلائی ہے۔ حالانکہ سیفی مفتی صاحب نے اپنی مذکورہ بالا تقریر میں اہل حق و اہل باطل میں بریلویت کو بہترین ''فصل ممیّز'' قرار دیا ہے اور اس پر فخر و ناز کا اظہار کیا ہے۔

معلوم ہوا: کہ فرقہ مودودیہ' فرقہ طاہریہ اور فرقہ سیفیہ چونکہ اپنے صلحکلی مزاج کی وجہ سے بریلویت کو اپنے مقاصد کی تکمیل میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ اس لئے بمصداق تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ۔ تینوں فرقوں کے سربراہوں نے اپنے اپنے انداز میں بریلویت کو گالی دی ہے اور بریلویت سے نفرت دلانے کی کوشش کی ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ بریلویت جہالت و وحشت اور قابل نفرت و گناہ کبیرہ نہیں ہے بلکہ بریلویت سے نفرت کرنے اور نفرت دلانے والے تینوں فرقوں کے صلحکلی مزاج کی خرابی کی وجہ سے یہ فرقے خود جہالت و وحشت و گناہ کبیرہ کا مصداق و قابل نفرت ہیں۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

دیوبندی ''امام العصر'':

پیر صاحب نے دیوبندی مولوی انور شاہ کشمیری کو ہدایۃ السالکین صفحہ ۹۵ میں ''علامہ انور شاہ کشمیری صاحب رحمۃ اللہ علیہ'' لکھا ہے جبکہ ان کے

خلیفہ خاص مولوی ضیاء اللہ سیفی دیوبندی نے ان کے ''حسب الارشاد'' کتاب ''سیف الرجال'' میں کشمیری صاحب کو امام العصر اور الشیخ الکبیر رحمۃ اللہ علیہ قرار دیا ہے۔

دیوبندی ''حکیم الامت'':

''میزائل سیفی'' صفحہ ۴۸ میں پیر صاحب کے خلیفہ مولوی احمد علی شاہ نے اور فرضیت سلوک میں خواجہ محمد سیفی نے دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی کو حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے۔ بطور نمونہ مشتے از خروارے بعض نمایاں چیزیں پیش خدمت ہیں اور کچھ انشاء اللہ آئندہ صفحات میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے' جن سے ہر سنی بریلوی عالم و سمجھدار عامی پیر سیف الرحمٰن صاحب کی ذہنی و مسلکی کیفیت کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ ان کے نظریات سنی بریلوی مسلک کے خلاف اور دیوبندی وہابی مسلک کے قریب تر ہیں اور یا پھر وہ دونوں کو ایک ہی پلڑے میں رکھتے اور ایک ہی لاٹھی سے ہانکنے کی کوشش کرتے ہیں اور حق و باطل میں فرق نہیں کرتے۔

OOO

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

پس منظر

حمد و ثناء و درود و سلام کے بعد برادران اہلسنّت و شیدایان اعلیٰ حضرت بریلوی احباب سے بالعموم اور نقشبندی سیفی حضرات سے بالخصوص بمصداق

ع ...... منظور ہے گذارش احوال واقعی!

گذارش ہے کہ پیشوائے سلسلہ سیفیہ پیر سیف الرحمٰن صاحب پیرارچی (سرحدی) کی متنازعہ کتاب ''ہدایۃ السالکین'' کی اشاعت کے بعد جب پیر صاحب نے بطور خاص شہرت پائی اور بہت عزیزان و احباب نے ان کے متعلق استفسار کیا۔ تو ان کے توجہ دلانے پر پیر صاحب کی مذکورہ کتاب اور ان کے موافق و مخالف لٹریچر کے مطالعہ کی ضرورت پیش آئی اور مناسب سمجھا کہ ''رضائے مصطفےٰ'' میں کچھ لکھنے اور منظر عام پر لانے کی بجائے اولاً پیر صاحب کے مؤقف و ان کی متنازعہ عبارات کے متعلق براہ راست پیر صاحب سے رجوع کیا جائے اور ان سے سوالات کے جوابات اور وضاحت حاصل کی جائے۔ چنانچہ پیر صاحب کے متعلقین میں سے ایک ذمہ دار فاضل دوست کے ذریعہ پیر صاحب کو سوالات حاضر کئے گئے۔ مگر عرصہ دراز گزر گیا اور یاد دہانی کے باوجود سوالات کے جوابات موصول نہ ہوئے۔

سوالات:

جن کے جوابات موصول نہ ہوئے درج ذیل ہیں۔

بخدمت حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب زید لطفہٗ !السلام علیکم!

آپ کی کتاب ''ہدایۃ السالکین'' پر آپ کے جو القاب درج ہیں ان کے شایان شان واضح طور پر درج ذیل سوالات کے نمبروار جوابات تحریر فرما کر صورتحال کی وضاحت کرکے مشکور ہوں۔

(۱) کہا جاتا ہے کہ جماعت دعوت اسلامی اور اس کے امیر مولانا محمد الیاس قادری کی آپ تکفیر و تصلیل کرتے ہیں کیا یہ صحیح ہے۔اور اگر واقعی آپ کے نزدیک وہ کافر و گمراہ ہیں۔تو اس کی وجہ شرعی اور سبب تکفیر کیا ہے؟

(۲) علماء دیوبند کی گستاخانہ کفریہ عبارات پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی اور علماءعرب و عجم نے علماء دیوبند کی جو تکفیر کی ہے۔کیا اس میں وہ حق بجانب ہیں۔اور آپ مسئلہ تکفیر پر ان کے ہمنوا ہیں یا نہیں۔اگر نہیں تو اس کی وجہ؟ علماء دیوبند کی تکفیر پر کتاب ''حسام الحرمین'' اور ''الصوارم الہندیہ'' مشہور عام ہیں۔

(۳) آپ کے بڑے بڑے القاب و دعاوی آپ کی کتاب پر درج ہیں لیکن ممدوح علماءعرب و عجم اعلیٰ حضرت مجدد ملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کو آپ نے محض ''مولوی احمد رضا خاں'' لکھا ہے بلکہ صرف احمد رضا

خاں جبکہ اس کے بالمقابل دیوبندی مولوی کو آپ نے ''علامہ محمد انور شاہ کشمیری'' لکھا ہے۔ دیکھئے (ہدایۃ السالکین صفحہ ۸۲، ۸۹، ۱۳۳)

آپ کے اس انداز تحریر سے ایسا لگتا ہے کہ آپ کے نزدیک عاشق رسول امام اہلسنّت فاضل بریلوی ایک عام قسم کے مولوی ہیں ۔مگر بدعقیدہ دیوبندی فرقہ کے مولوی انور شاہ آپ کے نزدیک زیادہ لائق تعظیم ہیں۔اس لئے آپ نے ان کو نہ مولوی' نہ مولانا بلکہ علامہ محمد انور شاہ کشمیری (رحمۃ اللہ علیہ) لکھا ہے جس سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بدعقیدہ دیوبندی علماء کے عقیدت مند ہیں۔اگر نہیں تو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا صرف نام اور ان کو صرف مولوی اور دیوبندی مولوی کو علامہ اور رحمۃ اللہ علیہ لکھنے کی کیا وجہ ہے؟

(۴) آپ نے لکھا ہے کہ ''بریلوی اور دیوبندی بہت سارے مسائل میں افراط وتفریط کا شکار ہیں''۔(ہدایۃ السالکین صفحہ ۸۲)

اس طرح بات پیچیدہ ہوگئی ہے ۔لہٰذا آپ اظہار حق کیلئے اپنے مافی الضمیر کے مطابق الگ الگ بریلوی مسلک اور دیوبندی مسلک کے ان مسائل کی صراحت کریں' جن میں وہ افراط وتفریط کا شکار اور صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں۔نیز ان کی افراط وتفریط کی نشاندہی کے ساتھ آپ اپنا تحقیقی مؤقف بھی ان مسائل میں بیان کریں۔جو افراط وتفریط سے پاک ہو تاکہ حق کو سمجھنے اور عمل کرنے میں لوگوں کو آسانی ہو۔

(۵) آپ نے لکھا ہے کہ ''دیوبندی علی الاطلاق کافر نہیں' نہ ہر بریلوی کافر ہے''۔(ہدایۃ السالکین صفحہ ۸۲)

یہاں بھی آپ نے معاملہ مشکوک و پیچیدہ بنا دیا ہے۔اور دیوبندیوں کے ساتھ بریلویوں کو بھی مشکوک بنا دیا ہے۔لہٰذا اظہار حق کیلئے اپنے مافی الضمیر کے مطابق تصریح کریں اور نشاندہی کر کے اپنا فرض منصبی ادا کریں کہ کون کون دیوبندی کافر ہیں۔اور کون کون نہیں۔اور (معاذ اللہ) کون کون بریلوی کافر ہیں اور کون کون نہیں؟

(٦) آپ نے لکھا ہے۔کہ ''حنفی مذہب بمنزلہ کل ہے۔اور دیوبندیت اور بریلویت بمنزلہ اجزاء ہیں''۔(صفحہ ۸۳)

اپنی اس عبارت میں آپ نے دیوبندیت کو حنفی مذہب کا جزو قرار دے کر دیوبندیوں کو بھی حنفیت کا سرٹیفکیٹ دے دیا ہے۔حالانکہ حنفی مذہب صحیح العقیدہ سنی مذہب ہے۔جبکہ دیوبندی فرقہ وہابی مذہب کی شاخ اور بدعقیدہ فرقہ ہے۔تو کیا بدعقیدہ بھی صحیح العقیدہ سنی حنفی مذہب کا جزو ہو سکتا ہے؟

(۷) آپ نے لکھا ہے۔''جو شخص نہ بریلی کا رہنے والا ہو' نہ بریلویوں کا مقلد ہو' نہ ان کا شاگرد ہو' نہ ان کا مرید ہو' اس کا بریلوی کہلانا چار دفعہ جھوٹ اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہے۔(صفحہ ۸۳)

حالانکہ اہل حق کو اہل باطل کے اختلاط و مغالطہ سے بچانے کیلئے

بریلویت ایک عاشق رسول، امام برحق اور امام اہلسنّت کے ساتھ عقیدت کی نسبت اور فصل ممیّز ہے۔ فرمایئے۔ شرعاً اس میں کیا قباحت ہے۔ اور اس کو جھوٹ اور گناہ کبیرہ قرار دینے کی کیا دلیل ہے؟

(۸) آپ نے ''ہدایۃ السالکین'' میں تین چار جگہ ''فتاویٰ رضویہ'' کے حوالہ سے عمامہ کو ''سنت مؤکدہ'' لکھا ہے۔ (صفحہ ۸۸ وغیرہ)

حالانکہ یہ صراحۃً معنوی تحریف اور قول بمالا یرضی بہ القائل کا مصداق ہے۔ اس لئے کہ صاحب ''فتاویٰ رضویہ'' اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بمصداق

ع ...... ''مصنف تصنیف خود را نکو بیاں می کند''

''فتاویٰ رضویہ'' میں متعدد جگہ وضاحت و صراحت کے ساتھ فتویٰ تحریر فرمایا ہے کہ ''عمامہ شریف'' افضل احسن مستحب ہے لیکن ترک عمامہ سے کراہت لازم نہیں آتی۔ اگر چہ مقتدی با عمامہ اور امام عمامہ کے بغیر ہو۔ (ملخصاً) جبکہ آپ کی تحقیق کے مطابق بغیر عمامہ نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ لہٰذا آپ کے مؤقف کے ساتھ بحث سے قطع نظر۔ یہ آپ کے شایانِ شان نہ تھا۔ کہ ''فتاویٰ رضویہ'' کا سیاق و سباق اور صاحب ''فتاویٰ رضویہ'' کا مؤقف سمجھے بغیر خواہ مخواہ تحریف معنوی اور غلط بیانی کا الزام اپنے ذمہ لیں۔ اس تفصیل کے بعد کیا آپ وضاحت فرمائیں گے کہ اعلیٰ حضرت کا ہمنوا ہونے

کی بجائے ان کو زبردستی اپنا ہمنوا بنانے کیلئے ان کے فتاویٰ میں تصرف وتحریف شرعاً اصولاً اخلاقاً کہاں تک درست ہے؟

(۹) آپ نے ''ہدایۃ السالکین'' میں شیعی امام خمینی اور پیر محمد کی تصویر شائع کی ہے۔ حالانکہ احادیث صریحہ کثیرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاندار کی تصویر کی ممانعت فرمائی ہے۔ اور شروع سے علماء واُمت حرمت تصویر کا مسئلہ لکھتے آئے ہیں۔ اس کے باوجود آپ کو کس طرح شایان شان تھا۔ کہ آپ کی کتاب میں اس گناہ کی اشاعت ہوتی۔ تصویر شائع کر کے آپ کا مولوی پیر محمد کے گناہ میں اشتراک کیونکر جائز ہوا؟

(۱۰) آپ نے لکھا ہے کہ ہم نہ تو شارع ہیں اور نہ مجتہدین بلکہ شارع اور مجتہدین حنفیہ کے تابع ہیں۔ (صفحہ ۸۰)

جبکہ بغیر عمامہ نماز کو مکروہ تحریمی و واجب الاعادہ قرار دینا نہ مجتہدین حنفیہ سے ثابت ہے، نہ آپ نے اس پر مذہب حنفی کا کوئی حوالہ پیش کیا ہے۔ لہٰذا آپ کے حنفیہ کے تابع ہونے کے قول اور حنفیہ سے ثبوت کے بغیر بابت عمامہ آپ کے عمل وفتویٰ میں مطابقت کس طرح ہوگی۔ جبکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹوپی کے ساتھ نماز کا ارشاد موجود ہے۔ جیسا کہ عارف باللہ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''کشف الغمہ'' میں صراحۃً نقل فرمایا ہے کہ ''کان صلی اللہ علیہ وسلم یامر بستر الراس فی الصلوۃ بعمامۃ او بقلنسوۃ و ینھی

عن کشف الراس فی الصلوۃ۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سر ڈھانپنے کا حکم فرماتے تھے۔ عمامہ کے ساتھ یا ٹوپی کے ساتھ اور ننگے سر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔ امید ہے کہ آپ ان دس سوالات کے نمبر وار جوابات شفقت و وسیع القلبی کے ساتھ مدلل و مختصر تحریر فرما کر مشکور ہوں گے۔

المخلص: ابوداؤد محمد صادق ماہ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۶ھ زینت المساجد گوجرانوالہ

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ پیر سیف الرحمٰن صاحب نے نہ مذکورہ دس سوالات کے جوابات دیئے‘ نہ ان کے ’’مقربین‘‘ ان سے سوالات کے جوابات حاصل کر سکے‘ جس سے پیر صاحب کی اپنی حیثیت مزید مشکوک و متنازعہ بن گئی ہے۔ حالانکہ اگر وہ سیدھے سادھے سوالات کے سیدھے سادھے جوابات تحریر فرما دیتے۔ تو ان کی اپنی پوزیشن بہتر اور واضح ہو جاتی۔ بہر حال ان کے جواب نہ دینے سے واضح ہو گیا کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے اور پیر صاحب نے اظہار حق نہ فرما کر کسی مصلحت کے تحت اپنی پردہ پوشی کرتے ہوئے اپنا معاملہ گول مول کر کے یک رنگی کی بجائے دورخی و دورنگی اختیار کر کے اچھا نہیں کیا۔

وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ:

ایک طرف بقلم خود مجدد عصر و شیخ احمد ثانی (سرہندی) کا کردار ملاحظہ کریں۔ جو ان سوالات کے جوابات نہ دے سکے اور دوسری طرف اس مجدد

برحق کی شان دیکھئے جو بقلم خود اپنی قصیدہ خوانی کر کے پیری مریدی اور مریدین کے خوابوں کے بل بوتے پر نہیں۔ بلکہ بفضلہٖ تعالیٰ عشق رسالت اور ڈنکے کی چوٹ اظہار حق فرما کر اور ''ترجمہ قرآن کنز الایمان و فتاویٰ رضویہ اور حدائق بخشش'' کے فیوض و برکات کے باعث منصب مجددیت پر فائز ہوا اور عرب و عجم کے علماؤ مشائخ نے اسے مجدد برحق امام احمد رضا تسلیم کیا۔ اسی مجدد کی یہ شان ہے کہ سائل اس کے در سے خالی نہیں لوٹتا۔ اس نے صرف سوالات کے مختصر جوابات پر اختصار نہیں کیا۔ بلکہ ایک ایک سوال کے جواب میں بڑی بڑی کتب و رسائل تصنیف فرما دیئے۔ اور تحدیث نعمت کے طور پر خود بھی اعلان فرمایا کہ

ملک سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلّم
جس سمت آ گئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں

بہر حال: طویل عرصہ پیر صاحب کے جوابات موصول نہ ہونے کے باوجود خیال یہی تھا کہ پیر صاحب کچھ لکھیں تو پھر غور و خوض کے بعد مسلکی صورتحال کا جائزہ لیا جائے۔ اسی اثناء میں دیوبندی مولویوں کی ''تنظیم اسلامی'' چترال کی طرف سے ایک رسالہ بعنوان

''بریلویوں کا نیا پیامبر''

موصول ہوا' جس میں ازرہِ جہالت یا شرارت پیر سیف الرحمٰن صاحب کو بریلوی قرار دے کر ان کے نظریات کے حوالہ سے سنی بریلوی مسلک پر

شدید تنقید کی گئی اور سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور علماء اہلسنّت کے خلاف بڑے بدزبانی کا مظاہرہ کیا گیا۔ جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی تو پھر ضروری معلوم ہوا کہ مذہب اہلسنّت ومسلک اعلیٰ حضرت کا تحفظ کیا جائے۔ دیوبندی وہابی جھوٹے پراپیگنڈا کا سدباب کیا جائے۔ چنانچہ پیر سیف الرحمٰن اور ان کے ''مخاطبین'' کے درمیان جو شدید کشمکش جاری ہے اس سے ہٹ کر ماہنامہ ''رضائے مصطفےٰ'' گوجرانوالہ میں آغاز مضامین کیا گیا۔

پیر سیف الرحمٰن صاحب بریلوی نہیں کہلاتے

(ان کے حوالہ سے سنی بریلویوں پر تنقید بددیانتی ہے)

کسی نام نہاد دیوبندی ''تنظیم اسلامی چترال'' کی طرف سے بعنوان ''بریلویوں کا نیا پیامبر'' ایک رسالہ شائع کیا گیا ہے۔ جس میں پیر سیف الرحمٰن صاحب پیر ارچی سرحدی کے حوالہ سے دیوبندیوں نے سنی بریلوی مسلک کے خلاف نہایت بدزبانی بددیانتی اور کذب بیانی کا مظاہرہ کیا ہے۔ رسالہ شائع کنندگان دیوبندی مولویوں کا پیر سیف الرحمٰن کو ''بریلویوں کا پیامبر'' قرار دینا بڑا شیطانی پراپیگنڈا اور سخت شرانگیزی وفتنہ پروری ہے۔ اس لئے کہ معاذ اللہ پیر صاحب کا بریلوی ''پیامبر'' ہونا تو بہت دور کی بات ہے۔ انہیں تو ''بریلوی پیر اور بریلوی عالم'' قرار دینا بھی جھوٹ ہے کیونکہ یہ قول ''بما لا یرضی بہ القائل'' ہے۔ اگر دیوبندی مولویوں کو صورتحال معلوم

نہیں تو یہ ان کی جہالت وحماقت ہے اور اگر دانستہ انہوں نے پیر صاحب کو بریلوی قرار دے کر بریلوی علماء کو مطعون کیا ہے اور پیر صاحب کی باتوں کو سنی بریلوی مسلک کے ذمہ لگایا ہے تو یہ دیوبندیوں کی شرارت وشیطنت ہے۔

اس لئے کہ پیر صاحب کے ممدوح علماء دیوبند ہیں۔نہ کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (پھر وہ بریلوی کیسے ہوئے) جیسا کہ انہوں نے اپنی کتاب ''ہدایۃ السالکین'' (صفحہ ۹۵۔۱۳۳) میں دیوبندی مولوی کاشمیری کو ''علامہ محمد انور صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ''اور ''علامہ موصوف'' لکھا ہے اور پیر سیف الرحمٰن کے ''حسب الارشاد'' مولوی ضیاء اللہ سیفی نے جو کتاب ''سیف الرجال علیٰ عنق الدجال'' لکھی ہے اس میں مولوی کاشمیری دیوبندی کو ''امام العصر اور الشیخ الکبیر رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے۔ملاحظہ ہو۔

(سیف الرجال صفحہ ۳۸،۶۸)

جبکہ پیر سیف الرحمٰن صاحب نے دیوبندی مولوی کے مخصوص القاب کے بالمقابل اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر معمولی طور پر کیا ہے۔''ہدایۃ السالکین'' میں لکھتے ہیں۔

''احمد رضا خاں صاحب نے تحریر فرمایا ہے'' ص ۸۸

(صرف نام لکھنے پر اکتفا کیا)

''مولوی احمد رضا خاں'' صفحہ ۸۵ (صرف مولوی لکھا نہ مولانا نہ علامہ)

''بریلویوں کے قبلہ اور کعبہ اعلیٰ حضرت'' صفحہ ۸۷

(بیگانگی وطنز کا انداز)

مذکورہ صورتحال کے باوجود رسالہ شائع کنندگان کا پیر صاحب کو بریلوی قرار دینا ہٹ دھرمی و ڈھٹائی نہیں تو اور کیا ہے؟

بریلویت سے برأت: پیر سیف الرحمٰن بریلویت سے اظہار برأت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ ''اگر میں اپنے آپ کو بریلوی سے مسمیٰ کروں تو چار جھوٹ کہنے کا مرتکب ہو جاؤں گا۔ تو کس طرح چار دفعہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو بریلوی سے مسمیٰ کروں''۔ (ہدایۃ السالکین ص ۸۳)

لمحہ فکریہ: ملاحظہ فرمایئے کہ جو شخص بریلویت و بریلوی کہلانے سے اس قدر اظہار برأت کر رہا ہے کہ بریلوی کہلانے کو چار بار جھوٹ اور چار دفعہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہونا قرار دیتا ہے۔ ایسے شخص کو دیوبندیوں کا بریلوی قرار دے کر اس کے اقوال و افعال کو بریلویوں کے کھاتے میں ڈالنا کتنی زبردستی و سینہ زوری اور کیسی مکاری و عیاری ہے۔ پیر صاحب تو اعلیٰ حضرت بریلوی کے بالمقابل دیوبندی مولوی سے عقیدت کا اظہار کر کے اسے مخصوص القاب و اوصاف سے متصف کریں۔ اور ان کے ''حسب الارشاد'' کتاب ''سیف الرجال'' میں دیوبندی مولوی کو ''الشیخ الکبیر اور امام العصر'' قرار دیا جائے۔ اور پیر صاحب بریلوی کہلانے کو معاذ اللہ چار دفعہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہونا قرار دیں اور رسالہ

شائع کرنے والے دیوبندی مولوی انہیں دیوبندیوں کے کھاتہ میں ڈالنے کی بجائے معاذ اللہ بریلوی پیامبر قرار دیں۔ اُف توبہ

اظہار حق میں تذبذب نہیں چاہیئے

پیر سیف الرحمٰن صاحب: پیرارچی سرحدی اپنے مریدین و حلقۂ عقیدت میں بہت ہی بلند پایہ بزرگ اور ''قیوم زمان و مجدد ملت'' وغیرہ القاب سے ملقب ہیں ۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنے بعض مریدین و احباب کے جو خواب و بشارات خود نقل کی ہیں۔ان کے مطابق

امامت انبیاء: رسول اکرم (ﷺ) نے (بڑے اجتماع میں پیر صاحب) مبارک کو امامت کیلئے آگے کر دیا اور خود رسول اکرم نے تمام حاضرین (انبیاء علیہم السلام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اولیاء عظام) کے سمیت مبارک صاحب کے پیچھے اقتداء کیا۔

صف انبیاء: رسول اکرم فرماتے ہیں کہ ''حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب اگرچہ ولی اللہ ہیں' نبی نہیں ہیں لیکن میں اس کے علو شان کی وجہ سے اس ہستی کو قیامت کے دن انبیاء کے صف میں کھڑا کروں گا''۔

بلکہ ایک موقع پر ''حضور اکرم روتے ہیں اور اُمتی اُمتی کہتے ہیں اور مبارک صاحب سے ارشاد فرماتے ہیں کہ میری اُمت بہت گنہگار ہے' کوشش کرو''۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ) (کتاب ہدایۃ السالکین صفحہ ۳۲۸،۳۲۹،۳۳۲)

اپنے حلقہ میں اس قدر بزرگی رکھنے اور خود اپنی بزرگی شائع کرنے کے باوجود اگر پیر صاحب کو دور حاضر کے بہت بڑے معرکۃ الآراء مسئلہ کے متعلق تحقیق نہ ہو یا اس کے اظہار حق میں وہ تذبذب کریں تو یہ ان کے بزرگانہ مقام کے ہرگز شایان شان نہیں اور

وہ مسئلہ ہے سنی بریلوی اور دیو بندی وہابی کا مسئلہ جس میں پیر صاحب کا مسلک و مؤقف بہت مشکوک و مبہم ہے۔ چنانچہ انہوں نے خود لکھا ہے کہ

''دیو بندی بریلوی بہت سارے مسائل میں افراط وتفریط کا شکار ہیں''۔

(ہدایۃ السالکین ص ۸۳)

حالانکہ اظہار حق کیلئے انہیں اپنا ما فی الضمیر کھل کر بیان کرنا چاہیئے ۔اور اس امر کی نشاندہی فرمانی چاہیئے کہ وہ کون سے ''بہت سارے'' مسائل ہیں، جن میں سنی بریلوی اور دیو بندی وہابی افراط وتفریط کا شکار ہیں۔ نیز انہیں یہ بھی بتانا چاہیئے کہ سنی بریلوی اور دیو بندی وہابی افراط وتفریط کے برعکس ان مسائل میں ان کا اپنا تحقیقی مؤقف و مسلک کیا ہے تاکہ حق کو سمجھنے اور اپنانے میں لوگوں کو آسانی ہو کیونکہ ان کا خود تذبذب میں رہنا اور حق کا اظہار نہ کرنا ان کے شایان نہیں، بات گول مول نہیں بلکہ واضح اور صریح ہونی چاہیئے۔

پیر صاحب: نے مزید لکھا ہے کہ ''دیو بندی علی الاطلاق کافر نہیں' نہ کہ بریلوی کافر ہے۔(ہدایۃ السالکین ص ۸۲)

یہاں بھی وہی تذبذب اور پیچیدگی ہے اور پیر صاحب نے دیوبندیوں کے ساتھ بریلویوں کو بھی خواہ مخواہ مشکوک بنادیا ہے حالانکہ ان کا فرض منصبی ہے کہ وہ اپنے ما فی الضمیر کے مطابق اظہار حق فرماتے ہوئے نشاندہی کریں کہ علی الاطلاق نہیں تو فی الواقعہ کون کون دیوبندی مولوی کافر ہیں اور کون کون نہیں اور معاذ اللہ کون کون سنی بریلوی کافر ہیں اور کون کون نہیں نیز دیوبندیوں بریلویوں میں ان کے بقول جو کافر ہیں ان کی وجہ تکفیر کیا ہے؟

جزو وکل: پیر صاحب نے مزید لکھا ہے کہ ''حنفی مذہب بمنزلہ کل ہے اور دیوبندی اور بریلوی بمنزلۂ اجزاء ہیں''۔(ہدایۃ السالکین ص ۸۳)

اپنی اس عبارت میں پیر صاحب نے دیوبندیت کو حنفی مذہب کا جزو قرار دے کر دیوبندیوں کو بھی حنفیت کا سرٹیفیکیٹ دے دیا ہے' حالانکہ حنفی مذہب صحیح العقیدہ سنی مذہب ہے جبکہ دیوبندی فرقہ وہابی مذہب کی شاخ اور گستاخانہ عقائد رکھنے والا بدعقیدہ فرقہ ہے تو کیا بدعقیدہ بھی سنی حنفی مذہب کا جزو ہوسکتا ہے؟

مسئلہ ''بریلوی'' کہلانے کا:

اعلیٰ حضرت امام العاشقین امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو خدمات جلیلہ دینیہ اور عشق رسالت کی بدولت بارگاہ الٰہی ودربار مصطفائی میں ایسی محبوبیت حاصل ہوئی اور بحکم حدیث ثم یوضع لہ القبول فی الارض کا

مصداق ومظہر بن کر علماء حق وعام صحیح العقیدہ اہلسنّت وجماعت میں آپ کو ایسی مقبولیت عطا ہوئی کہ آپ کے ہم عقیدہ ومسلک تمام عشاق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عرف واصطلاح میں آپ کی نسبت سے بریلوی کہا جانے لگا۔ (قطع نظر اس سے کہ شہر بریلی کو کسی نے دیکھا سنا ہو یا نہ ہو اور خود کوئی بریلوی کہلائے یا نہ کہلوائے) گویا

ؔان کی نسبت سے سبھی ''اہل بریلی'' بن گئے
ذکر جب آیا کہیں پر ''اہل سنت'' کون ہیں؟

اور تو اور پیر سیف الرحمٰن صاحب پیرارچی کو بھی دیوبندیوں کی طرف سے ''بریلوی'' سمجھ کر ''بریلویوں کا نیا پیامبر'' کے نام سے ایک کتاب بھی منظر عام پر آ گئی۔ حالانکہ پیر صاحب نے اس شدت کے ساتھ بریلوی کہلانے کا انکار کیا۔ کہ بریلوی کہلانے کو چار بار گناہ کبیرہ کا ارتکاب قرار دے دیا، ملاحظہ ہو ان کی کتاب (ہدایۃ السالکین ص ۸۳)

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

حالانکہ پیر صاحب کے منظور نظر مولانا غلام فرید سیفی (گوجرانوالہ) نے اس کے برعکس کتنی پیاری تصریح فرمائی ہے کہ (جب) ''اہل حق کا اہل باطل سے اختلاط کا خطرہ پیدا ہوا تو ضرورت پڑی کہ ایک ''فصل ممیّز'' لگا کر اہل حق اہل سنت کو امتیاز دیا جائے اور اہل باطل سے جدا کیا جائے تا کہ عوام الناس کسی

دھوکہ میں نہ پڑ جائیں چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے بہترین فصل ممیّز ''بریلوی'' ہے۔ اب جسے سنی حنفی بریلوی کہا جاتا ہے تو اہل حق اصلی سنی اصلی حنفی، اہل باطل نقلی سنی نقلی حنفی سے ممتاز اور جدا ہو جاتے ہیں اور دھوکہ میں نہیں پڑتے اور اپنے آپ کو وہابیوں نجدیوں چکڑالویوں دیوبندیوں وغیرہ سے بچا لیتے ہیں۔ ○ اس لئے بریلوی مذہب نہیں بلکہ فصل ممیّز کے قائم مقام ہے اور مابہ الامتیاز ہے۔ اہل حق کے اہل باطل سے ○ ہماری اس تقریر سے واضح ہو گیا کہ بریلوی ہونا ایک نسبت ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کی طرف یا (آپ کے) بریلی شہر کی طرف اور اس نسبت پر ہمیں فخر ہے۔ ہمیں اس پر ناز ہے۔ الحمدللہ تعالیٰ علی ذالک (النجدیت ص ۱۸۰، ۱۸۱)

سبحان اللہ! مولانا غلام فرید سیفی صاحب نے بریلوی نسبت کی کیسی جامع اور عالمانہ محققانہ تقریر فرمائی ہے اور اس پر حمد الٰہی بجالائے ہیں۔

کاش! پیرارچی بھی اس فاضلانہ علمی تحقیقی نکتہ اور اس حقیقت پسندی کا لحاظ کرتے اور اسے گناہ کبیرہ قرار دے کر ایسی پیاری اور ضروری نسبت سے نفرت نہ دلاتے۔ کاش! اب بھی وہ حقیقت پسندی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے بریلوی کو گناہ کبیرہ قرار دینے کے متشددانہ قول سے رجوع کرلیں اور بریلویت سے نفرت کا اظہار کر کے خود نفرت کا نشانہ نہ بنیں۔ جب پیر صاحب دیوبندیوں کے متعلق نرم گوشہ رکھتے ہیں اور انہوں نے دیوبندی کہلانے کو چار

مرتبہ گناہ کبیرہ ہونے کی تصریح نہیں کی تو بریلوی عاشقان رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے متشددانہ قول سے گناہ کبیرہ کا مرتکب قرار دینے اور اس پر مصر رہنے کا کیا جواز ہے؟ جبکہ مولانا غلام فرید صاحب سیفی نے بریلوی کہلانے کی بہترین توجیہہ بھی پیش کردی ہے۔اور اس پر فخر و ناز کا اظہار بھی کیا ہے۔لہٰذا امام العاشقین امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت کی طرف عقیدت ومحبت اور ''مابہ الامتیاز'' نسبت کو جھوٹ اور گناہ کبیرہ قرار دے کر فی الحقیقت صحیح العقیدہ اہلسنّت کو مطعون و مجرم قرار دینا کسی طرح بھی قرین قیاس نہیں۔اس نسبت کا کتنا بڑا اعزاز اور اہمیت ہے کہ یہ نسبت اہل حق و اہل باطل اور اصلی سنی حنفی و نقلی سنی حنفی کے درمیان مابہ الامتیاز ہے اور سنی مساجد و مدارس پر اور ان کی زمین اور رجسٹریوں پر بھی بطور تشخص بالخصوص ''بریلوی مسلک'' لکھا جاتا ہے۔تعجب ہے کہ ایسی پیاری نسبت وتسمیہ کو مولانا غلام فرید صاحب کے برعکس پیر صاحب نے نہ صرف ایک دفعہ بلکہ چار دفعہ کا گناہ کبیرہ قرار دے دیا۔

یاد رہے کہ بریلوی نسبت صرف شاگردوں مریدوں اور بریلی میں رہنے والوں کیلئے نہیں بلکہ تمام اہلسنّت کیلئے اہل باطل سے امتیاز ہے۔''ہدایۃ السالکین'' میں پیر صاحب کے جو القاب لکھے گئے ہیں۔قیوم زماں و مجدد ملت وغیرہ بلکہ معاذ اللہ بدیں الفاظ حضور غوث اعظم پیران پیر رضی اللہ عنہ پر پیر صاحب کو چھ مقامات کی جو فوقیت و برتری دی گئی ہے کہ ''پیران پیر عبدیت کے مقام

سے مشرف تھے اور حضرت مبارک صاحب نے چھ مقامات عبدیت کے مقام سے فوق طے کئے ہیں اور حضرت مبارک صاحب کا مقام پیران پیر کے مقام سے فوق (بلند و بالا) ہے۔ (ہدایۃ السالکین ص ۳۲۴)

اس قدر بزرگی و برتری کے پرچار کے باوجود اب بھی اگر پیر سیف الرحمٰن صاحب اور ان کے عقیدت مندان سنّی بریلوی اور دیوبندی وہابی میں صریح فرق نہ کرسکیں اور مومن و منافق عاشق و گستاخ سچے جھوٹے کھرے اور کھوٹے میں پہچان نہ کراسکیں تو کتنے افسوس کا مقام ہے۔

علاوہ ازیں سیفی حضرات کے لٹریچر میں سنیوں بریلویوں کی تنظیم ''دعوت اسلامی'' کے ساتھ جس عداوت کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور دیوبندی وہابی مولویوں کے گستاخانہ عقائد باطلہ کی پردہ پوشی کیلئے ان کی قصیدہ خوانی اور دیوبندی وہابی مذہب کو فروغ دینے کی جو کوشش کی گئی ہے۔ پیر صاحب کی طرف سے اس کا ازالہ و سد باب اور اس سے اظہار برأت ضروری ہے۔

ضروری یادداشتیں: مولوی احمد علی سیفی کراچی نے ایک فروعی اختلافی مسئلہ کی بناء پر دعوت اسلامی و امیر دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ کی تردید میں پرُتشدد کتاب ''ضرب النعال علیٰ رؤس الجہال'' شائع کی ہے جس میں مولانا موصوف کی تکفیر و تضلیل و انتہائی تحقیر کی ہے اور اسی کتاب میں دیوبندی مولوی کو ''مولانا مفتی محمد شفیع بانئ دارالعلوم کراچی'' کے الفاظ سے

اعزازی مقام دیا ہے۔ کیا دعوت اسلامی سے عداوت اور دیوبندی مولوی کا اعزاز لمحہ فکریہ نہیں۔ سیفی حضرات کی طرف سے دعوت اسلامی کے خلاف ایک اور کتاب بنام ''فتویٰ'' شائع کی گئی ہے' جس میں دعوت اسلامی اور بالخصوص مرکز دعوت فیضان مدینہ کو بدیں الفاظ نشانہ بنایا گیا ہے کہ ''دعوت اسلامی والے زکوٰۃ کی رقم کو (حیلہ کر کے) اپنی بے بصیرتی کی بناء پر مسجد پر اور فیضان مدینہ جیسی جگہوں پر خرچ کرتے ہیں جبکہ یہ عمل از روئے فقہ ناجائز ہے۔

(فتویٰ ص ٦)

سیفی مغالطہ: سیفی حضرات نے اس نام نہاد ''فتویٰ'' کتاب کو ''منجانب انجمن فدایان امام احمد رضا پاکستان'' لکھ کر دھوکہ دیا ہے کیونکہ اگر ''فتویٰ'' شائع کرنے والے سیفی حضرات واقعی فدایان امام احمد رضا (رحمۃ اللہ علیہ) ہوتے تو دیوبندی مولویوں کی قصیدہ خوانی کی بجائے دیوبندی وہابی فرقہ کے خلاف مہم چلاتے نہ کہ فدایانِ اعلیٰ حضرت دعوت اسلامی والوں کے خلاف مہم بازی کرتے۔ ''دعوت اسلامی فیضان مدینہ'' کے خلاف مسلسل مہم بازی کرنے والے فدایانِ اعلیٰ حضرت کیسے ہو سکتے ہیں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

مولوی ضیاء اللہ سیفی: نے جس طرح ''حسب الارشاد'' پیر سیف الرحمٰن صاحب اپنی کتاب ''سیف الرجال'' مولوی انور شاہ دیوبندی کو ''امام العصر اور الشیخ الکبیر'' لکھ کر اس کی مدح وستائش اور قصیدہ خوانی کی ہے۔ اسی طرح

کتاب ''الضرب الشدید'' میں عاشق مدینہ ''دعوت اسلامی'' کی شدید تردید کی ہے۔اور علماء دیوبند کی قصیدہ خوانی کر کے اس طرح دیوبندیت کو فروغ دیا ہے کہ۔ ''تحقیق حق کیلئے علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''اکفار الملحدین'' کا مطالعہ ہر طالب حق کیلئے ضروری ہے''۔

مولوی حمد اللہ ڈاگوی جو دیوبندیوں کا سرکردہ رکن اور علمی لحاظ سے مانا ہوا شخص ہے۔ دیوبند کے علماء میں بڑے اچھے خاصے بزرگ بھی گزرے ہیں۔ جن کی بزرگی اور علمیت پر اکثر بریلوی علماء بھی قائل ہیں......اور مولانا انور شاہ کشمیری صاحب یا سرحد کے بہت سارے جید علماء کرام جو دیوبند کے تعلیم یافتہ تھے ان کا احترام ہم پر لازم ہے''۔

(ضرب شدید ص۵۱ خطاط خیر اللہ سیفی خادم دربار سیفیہ)

سنیو۔ہوشیار۔خبردار! آنکھیں کھولو اور غور سے دیکھو کہ سیفی علماء اور دربار سیفیہ کی نسبت سے ○ عاشق مدینہ ''امیر دعوت اسلامی اور مرکز فیضان مدینہ'' کی تردید شدید اور علماء دیوبند کی گستاخیوں کی پردہ پوشی کیلئے کس طرح چپکے چپکے سے دیوبندی مولویوں کی قصیدہ خوانی اور دیوبندیت کی تبلیغ جاری ہے اور شانِ رسالت کی بے حرمتی کرنے والے دیوبندیوں کا احترام لازم قرار دیا جا رہا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ یاد رہے کہ مولوی ضیاء اللہ سیفی کا یہ کہنا کہ ''علماء دیوبند کی بزرگی و علمیت پر اکثر علماء بریلوی بھی قائل ہیں'' بالکل غلط بلا دلیل و

ثبوت محض جھوٹا دیوبندی پراپیگنڈا ہے۔ پیر صاحب کی ایک اور صریح تحریر نقل فرمایا کہ ''دیوبندی حضرات میں بہت سارے علماء کرام ...... سچے اور پکے حنفی ہیں۔ان کو...... وہابی یا کافر کہنا عقل و دانش اور شریعت غرا سے بہت دور ہے''۔

(ہدایۃ السالکین ص۱۳۶، ۱۳۷)

کیا فرماتے ہیں سنی بریلوی سیفی علماء بیچ ان حوالہ جات کے

ع...... ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

مذکورہ عبارت بلاتردید نقل کر کے دیوبندی گستاخیوں اور عقائد باطلہ کو زیر بحث لائے بغیر یکطرفہ طور پر ''بہت سارے دیوبندی علماء کو کس قدر فراخدلی کے ساتھ علماء کرام (عزت و بزرگی والے) اور سچے پکے حنفی قرار دے کر ان کی وکالت کی گئی ہے۔اور ان کی کفریہ عبارات کی بناء پر انہیں وہابی و کافر قرار دینے والے اکابر علماء عرب و عجم اور ان کے مجموعہ فتاویٰ ''حسام الحرمین'' کو عقل و دانش اور شریعت غرا سے بہت دور ہونے کا تاثر دیا ہے۔

صدر الافاضل کی کردار کشی: خلیفہ اعلیٰ حضرت و مفتی پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد لاہوری اور مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں گجراتی (رحمۃ اللہ علیہم) جیسے بکثرت جید علماء کے استاذ گرامی صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی صاحب تفسیر ''خزائن العرفان'' (حاشیہ کنزالایمان) کی مکتبہ سیفیہ کراچی کی شائع کردہ کتاب ''سیف القدیر'' میں بدیں الفاظ کردار کشی کی گئی ہے

کہ ○ ''صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین نے ...... کسی عالم کا قول بطریق نقل بیان نہیں کیا۔ لہٰذا آپ اس حکم کے سزاوار ٹھہرے کہ وَیْلٌ لَّھُمْ وَلِمَنْ قَلَّدَھُمْ کُلَّ الْوَیْل (ان کیلئے خرابی اور ان کے پیروکاروں کیلئے پوری خرابی ہے)

○ صدر الافاضل نے قرآن کے منشاء کے خلاف ...... تحریف فی القرآن کی ...... آسمانی کتابوں میں تحریف کرنا کس کا طریقہ ہے۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ...... صدر الافاضل نے ...... سارے دین کی بنیادیں ہلا دیں ہیں''۔ (معاذ اللہ) ...... (کتاب سیف القدیر مولوی محمد روشن سواتی ص ۲۹، ۳۰)

علماء دیوبند: کی وکالت و حمایت اور ان کے ''حکیم الامت و امام العصر'' کی مدح سرائی کے بالمقابل اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ''ہدایۃ السالکین'' میں صرف نام کے ساتھ ''احمد رضا خاں اور مولوی احمد رضا خاں'' لکھنے اور سیفی لٹریچر میں اُن کے خلیفہ اجل صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ کی اس طرح کردار کشی کرنے اور ان پر تحریف قرآن اور دین کی بنیادیں ہلا دینے کا افتراء کرنے سے واضح ہو گیا کہ سیفیت و دیوبندیت تقریباً یکجان و دو قالب ہیں اور ان میں باہمی گیری آمیزش ہے۔ ورنہ اکابر سنی بریلوی علماء و مشائخ اور دعوت اسلامی کے ساتھ ''سوتیلی ماں'' جیسا سلوک نہ کیا جاتا اور اکابر علماء دیوبند کی بھی اس طرح نام بنام کچھ ''کردار کشی'' کی جاتی اور کچھ ان کے عقائد باطلہ اور نظریات کو بھی زیر بحث لایا

جاتا۔ جبکہ ایسا نہیں ہے اور اسی کے باعث معاملہ مشکوک ہے اور سیفیت کی طرف سے دیوبندیت کی طرفداری و جانبداری صاف ظاہر ہے۔

ع......ہوشیار اے سنی رضوی ہوشیار

دیوبندی مولویوں کی بجائے دعوت اسلامی پر مزید نشانہ بازی

''کراچی سے الیاس قادری کی دعوت اسلامی در پردہ جبری (کفریہ) عقیدہ والی رائیونڈی تبلیغی جماعت کی ہم عقیدہ ہے۔ بلکہ تبلیغی جماعت کی تربیت یافتہ اور در پردہ ان ہی کی خصوصی شاخ ہے جس کو برائے نام اندھے اہلسنّت بریلوی کو گمراہ کرنے کیلئے مقرر کر کے نکالا گیا ہے۔ ان سب کی منزل ایک ہے''۔

(ملخصاً بحوالہ ''جواب الاستفتاء'' حسب الارشاد (پیر سیف الرحمٰن)

یاد رہے کہ سیفی لٹریچر میں دیوبندیوں سے بھائی چارہ اور سنیوں بریلویوں کے خلاف اس قدر بداخلاقی کے برعکس الحمدللہ سیفی مفتی مولانا غلام فرید ہزاروی نے امیر دعوت اسلامی کو ''حضرت مولانا علامہ محمد الیاس قادری بانی دعوت اسلامی'' کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اور مسئلہ ثواب نماز میں مولوی احمد علی سیفی کے مقابل امیر دعوت اسلامی کی تائید کی ہے۔

''رضائے مصطفٰے'' اور سیفی رسالہ کا مکالمہ

ماہنامہ ''السیف الصارم'' (لاہور پشاور) نے ماہ جون کی اشاعت

میں بعنوان ''ماہنامہ رضائے مصطفےٰ کی توجہ کیلئے'' ایک مضمون لکھا ہے جو بصورت مکالمہ پیش خدمت ہے۔

''سیف الصارم'': جب علماء اہلسنّت...... اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کا حقیقی تعارف حضرت مرشدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی صاحب سے کروایا اور دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارات پیش کیں تو آپ نے فرمایا۔ ان لوگوں کو دیوبندی نہ کہو' وہابی کہو ہمارے ہاں ایسے (گستاخانہ) عقائد رکھنے والوں کو وہابی کہا جاتا ہے۔

''رضائے مصطفےٰ'': سیفی حضرات کے نزدیک غوث الاعظم (رضی اللہ عنہ) سے بھی معاذ اللہ پیر صاحب کا جو چھ درجے فوق و بلند و بالا مقام بیان کیا گیا ہے۔ اس کے پیش نظر تعجب ہے کہ پیر صاحب کو علماء اہلسنّت کے تعارف کرانے سے پہلے نہ اعلیٰ حضرت کی شہرۂ آفاق شخصیت کا تعارف تھا' نہ دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارات کا علم۔ ثانیاً یہی تو پیر صاحب سے گذارش ہے کہ وہ دیوبندیوں کا وہابی و گستاخ ہونا اپنے قلم سے لکھ کر شائع کریں اور ''حسام الحرمین'' ملاحظہ فرما کر اس کی تائید کا اعلان کریں ○ مگر برعکس اس کے ''ہدایۃ السالکین'' اور دیگر سیفی لٹریچر میں دیوبندی علماء سے اظہار عقیدت اور ان کی تعریف و ستائش کی گئی ہے جس کے باعث پیر صاحب کی شخصیت مشکوک و متنازعہ ہوگئی ہے۔ لہٰذا ''سیف الصارم'' صرف اپنے لکھنے پر اکتفا نہ

کرے بلکہ پیر صاحب سے ''حسام الحرمین والصوارم الہندیہ'' کی تصدیق کا اعلان حق کرائے۔ ورنہ اصولاً سیفی رسالہ کا ایسا لکھنا کافی نہیں۔

''سیف الصارم'': حضرت اخندزادہ مبارک کے بریلوی نہ کہلانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آپ بریلوی حضرات یا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے متنفر ہیں۔

''رضائے مصطفٰے'': پیر مبارک صاحب بریلوی نہ کہلواتے تو اور بات تھی مگر ان کا اس بین الاقوامی عقیدت و عشق کی نسبت (بریلوی کہلانے کو) چار بار گناہ کبیرہ کا ارتکاب قرار دینا۔ بریلوی حضرات اور اعلیٰ حضرت سے متنفر ہونا اور متنفر کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ جبکہ دیوبندی کہلانے کو پیر صاحب نے اس طرح چار دفعہ گناہ کبیرہ ہونا تحریر نہیں کیا۔ ''بریلوی'' کہلانے کے متعلق پیر صاحب کے اس تشدد سے ظاہر ہے کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔

''سیف الصارم'': ''رضائے مصطفٰے'' میں ''ہدایۃ السالکین'' کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ اعلیٰ حضرت کا نام طنز اور بیگانگی کے انداز سے لکھا گیا ہے جبکہ بعض جید اور اکابر بزرگان دین کے نام کے ساتھ بھی القاب نہیں لکھے گئے

''رضائے مصطفٰے'': ''ہدایۃ السالکین'' میں پیر صاحب کا ''بریلویوں کے قبلہ و کعبہ اعلیٰ حضرت'' لکھنا طنز و بیگانگی کا انداز نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر دیگر بزرگوں کے نام کے ساتھ القاب نہیں لکھے گئے تو ان کا صرف نام اور انہیں صرف مولوی بھی تو نہیں لکھا گیا۔ ایک طرف اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کا نام

طنز و بیگانگی کے انداز میں لکھنا اور دوسری طرف دیوبندی مولوی کو ''علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ '' لکھنا اور پیر صاحب کے ''حسب الارشاد'' کتاب ''سیف الرجال'' میں اس دیوبندی مولوی کو ''امام العصر اور الشیخ الکبیر'' لکھنا کس چیز کی نشاندہی کرتا ہے؟

''سیف الصارم'': ''ہدایۃ السالکین'' کے صفحات پر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کو امام احمد رضا خاں اعلیٰ حضرت اور علامہ احمد رضا خاں بریلوی بھی لکھا گیا ہے۔

''رضائے مصطفٰے'': یہی دورنگی تو قابل اعتراض اور قابل افسوس ہے۔ علاوہ ازیں جب پیر صاحب نے ''بریلویوں کے اعلیٰ حضرت'' لکھ کر اظہار بیگانگی فرمادیا تو اب کسی جگہ کوئی لقب لکھنے سے کیا فرق پڑتا ہے؟ اس بیگانگی ولا تعلقی کا اظہار تو اب تاریخی ''دستاویز'' بن چکا ہے جس پر کسی خودساختہ تاویل سے پردہ نہیں پڑسکتا' نہ اس کا ازالہ ہوسکتا ہے۔

''سیف الصارم'': مولانا ضیاء اللہ سیفی صاحب کی تصنیف ''سیف الرجال'' میں اگر انور شاہ کشمیری کیلئے کچھ لکھا گیا ہے تو حضرت پیرارچی کے ''حسب الارشاد'' پنجاب سے شائع ہونے والی کتابوں میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے اسم گرامی کے ساتھ جو القاب لکھے گئے ہیں وہ بھی لائق التفات ہیں۔

''رضائے مصطفٰے'': یہ تو پھر وہی دورنگی ہوئی جس کا ''رضائے مصطفٰے'' شکوہ کررہا ہے اور اب آپ نے خود اس کا اعتراف کرلیا ہے کہ پیر صاحب کے

''حسب الارشاد'' مولوی انور شاہ دیوبندی کو ''امام العصر اور الشیخ الکبیر'' بھی لکھا جا رہا ہے اور پیر صاحب ہی کے ''حسب الارشاد'' اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی قصیدہ خوانی بھی ہو رہی ہے۔ حالانکہ دونوں میں بعد المشرقین ہے اسی لئے تو شاعر بیچارہ بھی یہ کہہ گیا ہے کہ:

ے دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

دونوں طرف ''حسب الارشاد'' قصیدہ خوانی سے تو یہی سماں ہوگا کہ:

ے حج کعبہ بھی ہو گنگا کا ہو اشنان بھی
تاکہ خوش رحمٰن ہو راضی رہے شیطان بھی

جبکہ صاحب استقامت حضرات کی ایسی گول مول و دورخی پالیسی نہیں ہونی چاہیئے۔ انہیں تو مومن و منافق، عاشق و گستاخ، صادق و کاذب، سچے جھوٹے اور کھرے کھوٹے میں واضح امتیاز کرنا چاہیئے۔

○ مدیر السیف الصارم کو بہرحال یہ بات سمجھ جانی چاہیئے کہ آپ نے دونوں طرف پیر صاحب کے ''حسب الارشاد'' کا اعتراف کر کے پیر صاحب کی پوزیشن کو سلجھایا نہیں بلکہ مزید الجھایا ہے۔ درحقیقت تاویلات کے اس چکر سے بات نہیں بنے گی۔ جب تک کہ پیر صاحب بقلم خود ''حسام الحرمین والصوارم الہندیہ'' کی تائید و تصدیق نہیں فرماتے اور دیوبندیوں سے اعلان برأت فرما کر سیفیوں میں سے دیوبندیوں کی چھانٹی نہیں کرتے۔ ہم پیر

صاحب اور آپ حضرات کی بھلائی کی بات کرتے ہیں، بگاڑ کی نہیں کرتے۔

''سیف الصارم'': ایک مجلس میں پیر صاحب نے فرمایا ''اگر اعلیٰ حضرت ہندوستان میں نہ ہوتے تو اکثر لوگ وہابی ہو جاتے''۔

''رضائے مصطفےٰ'' بہت اچھا فرمایا۔ بشرطیکہ آپ کی بجائے وہ بذات خود ایسی باتوں کا اعلان کریں اور وہابی کے ساتھ دیوبندی کا لفظ بھی ملائیں کیونکہ دیوبندی کا نام لئے بغیر صرف وہابی کے لفظ سے مطلع صاف نہیں ہوگا۔

''سیف الصارم'': ''حضرت اخندزادہ مبارک تبلیغی جماعت میں جبریہ عقائد رکھنے والوں پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں''۔

''رضائے مصطفےٰ'': جی ہاں تبلیغی جماعت پر بھی فتویٰ لگاتے ہیں۔اور ساتھ ساتھ بیچاری دعوت اسلامی کی تکفیر و تضلیل بھی کرتے ہیں۔ نامعلوم دعوت اسلامی نے پیر صاحب یا سیفی حضرات کا کیا بگاڑا ہے۔اگر یہ بات نہیں تو پیر صاحب سے بذاتِ خود دعوت اسلامی کی پاکدامنی کا اظہار کرائیں اور معاذ اللہ دعوت اسلامی کو کافر و گمراہ اور ملعون قرار دینے والے مولوی احمد علی سیفی (کراچی) کا سیفیوں میں سے اخراج کرائیں۔

''سیف الصارم'': ''حیرت ہے کہ ایک شیخ طریقت پر یہ اعتراض کیا جارہا ہے کہ وہ بریلوی نہیں کہلواتا کیا اعلیٰ حضرت کے معاصرین علماء و مشائخ اپنے نام کے ساتھ بریلوی لکھتے تھے''۔

''رضائے مصطفٰے'': کسی بھی صحیح العقیدہ سنی عالم و بزرگ پر یہ اعتراض نہیں کہ وہ بریلوی نہیں کہلواتے ۔ پیر صاحب پر اعتراض اس لئے ہے کہ انہوں نے بریلوی کہلانے کو چار مرتبہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب قرار دیا ہے۔ جبکہ دیوبندی کہلانے کے متعلق ایسا فتویٰ نہیں دیا بلکہ ان کے ''حسب الارشاد'' دیوبندی مولوی کو ''الشیخ الکبیر وامام العصر'' قرار دیا گیا ہے۔ استغفر اللہ

''ایک اور ہولناک دورخی'': روزنامہ خبریں لاہور کے مذکورہ انٹرویو میں ایک اور سوال میں جب پیر صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ پر یہ اعتراض ہے کہ آپ تبلیغی جماعت مولوی صوفی محمد' باچاخان' مولوی حسین احمد مدنی' مولوی الیاس سمیت متعدد کو کافر کہتے ہیں تو پیر صاحب نے اس کے جواب میں کہا ''نعوذ باللہ ایسا ہرگز نہیں'' (ماہنامہ السیف الصارم اگست ۱۹۹۶ء)

حالانکہ پیر صاحب کے مرید و خلیفہ خاص مولوی ضیاء اللہ سیفی نے پیر صاحب کے ''حسب الارشاد'' جس کتاب میں سابق صدر دار العلوم دیوبند و استاذ العلماء دیوبند مولوی انور شاہ کاشمیری کو ''الشیخ الکبیر و امام العصر'' لکھا ہے اسی کتاب میں ''سیف الرجال'' میں پیر صاحب کے ''حسب الارشاد'' مولوی ضیاء اللہ سیفی نے صوفی محمد اور باچاخاں دونوں کی نہایت وضاحت و صراحت کے ساتھ تکفیر کی ہے۔ ملاحظہ ہو باچاخاں کے متعلق لکھا ہے کہ ''فرقہ وہابیہ کے مشہور لیڈر خاں باچاخاں زندیق چارسدہ والا جو ابھی

مردار ہو چکا ہے (اس نے) چارسدہ کے عظیم مقبرہ میں ایک میت کی نماز جنازہ کے وقت تقریر کرتے ہوئے کہا...... پیغمبر سب کے سب مردے پڑے ہیں' بے خبر و بے شعور کچھ بھی نہیں کر سکتے ...... بھائیو کفر کا نقل کفر نہیں' ورنہ ایسے بدترین کفر کی نقل بھی دشوار ہے۔ یہ بدبخت فرقہ کیسے بدترین ہیں۔

(سیف الرجال صفحہ ۵۶)

صوفی محمد (امیر تحریک نفاذ شریعت مالاکنڈ) کو بدترین کافر اور زندیق قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ...... ہر ہر لفظ سے صوفی محمد اور اس کے ہم عقیدہ قطعی طور پر کافر اور زندیق ہو چکے ہیں۔ (صفحہ ۸۶)

لمحہ فکریہ: ایک طرف پیر صاحب کے ''حسب الارشاد'' ان کے خلیفۂ خاص کا صوفی محمد و باچا خان کو قطعی کافر اور زندیق لکھنا اور دوسری طرف اخباری نمائندہ کے اسی مسئلہ پر اعتراض کرنے پر پیر صاحب کا شدومد کے ساتھ صاف انکار کر جانا کہ ''نعوذ باللہ' ایسا ہرگز نہیں'' کیسی ہولناک دورخی ہے۔

ع...... خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں

بریلی کے خلاف سیفی محاذ جس طرح کتاب ''ہدایۃ السالکین'' میں پیر سیف الرحمٰن صاحب نے شراب وسود وغیرہ محرمات کی طرح بریلی شریف کی نسبت سے ''بریلوی'' کہلانا گناہ کبیرہ بلکہ چار بار گناہ کبیرہ کا ارتکاب قرار دیا ہے۔ اور اعلیٰ حضرت کو ''بریلویوں کے اعلیٰ حضرت'' لکھ کر اظہار لاتعلقی کیا

ہے۔اور دیوبندی بریلوی کو یکساں طور پر افراط وتفریط کا شکار اور صراط مستقیم سے منحرف اور گمراہ قرار دیا ہے۔(ملخصاً)

اسی طرح ان کے خلیفہ مولوی امین اللہ سیفی کے تبلیغی جماعت کے ساتھ ''مناظرہ تیراہ'' کی روئیداد جامعہ سیفیہ پشاور نے بڑے سائز کے اشتہار کی صورت میں شائع کی ہے۔جس کے بعض اقتباسات درج ذیل ہیں۔

○ ''تبلیغی جماعت کے ساتھ ہمارا اختلاف بریلویوں 'مودودیوں' شیعیوں جیسا تعصب وفرقہ واریت پر مبنی نہیں ○ دیوبندیوں بریلویوں دونوں فرقوں سے افراط وتفریط میں ہماری سنگت نہیں ○ ہم اپیل کرتے ہیں کہ کسی نئی تنظیم اور گروہ سے دھوکہ نہ کھائیں۔ انگریزی فرقوں کے خلاف جہاد کریں۔اور بریلوی دیوبندی فرقوں سے مکمل پرہیز کریں۔خالص حنفی مذہب اور حقیقی تصوف کے راستہ کو اپنائیں'' (ملخصاً)

سنی بریلوی علماء و احباب: زیر نظر اشتہار کے اقتباسات بغور ملاحظہ کریں۔کہ پیر صاحب نے اپنی کتاب و اپنے ماحول میں سنی بریلوی مسلک اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت کی جو فضا قائم کی ہے اس کے مطابق ان کا ''جامعہ سیفیہ'' اور ان کے مرید وخلیفہ سنی بریلوی مسلک کے خلاف کس طرح زہر پھیلانے اور یہ غلط تاثر دینے میں مصروف ہیں۔کہ بریلویوں اور شیعوں مودودیوں دیوبندیوں میں کوئی فرق نہیں اور ان

سے مکمل پرہیز کرنا ضروری ہے اور بد عقیدہ بد مذہبوں کی طرح بریلوی بھی کوئی نیا گروہ اور انگریزی فرقہ ہے۔ جبکہ اسی سیفی اشتہار میں دیوبندی علماء سے بدیں الفاظ عقیدت کا اظہار کیا ہے کہ ''محدث کبیر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ''

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ ع ...... ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

مجدد الف ثانی بحضور غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہما:

''منصب مذکور اس بزرگ' شیخ عبد القادر جیلانی (قدس سرہٗ) کے سپرد ہوا۔ مذکورہ بالا اماموں (حضرت علی المرتضیٰ' سیدہ فاطمہ' حضرات حسنین بارہ امام (رضی اللہ عنہم) اور حضرت شیخ (قدس سرہٗ) کے درمیان کوئی شخص اس مرکز پر مشہود نہیں ہوتا۔ تمام اقطاب و نجباء کو فیوض و برکات کا پہنچنا شیخ (قدس سرہٗ) ہی کے وسیلہ شریف سے مفہوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مرکز شیخ (قدس سرہٗ) کے سوا کسی اور کو میسر نہیں ہوا۔ اسی واسطے شیخ (قدس سرہٗ) نے فرمایا ہے:

اَفَلَتْ شُمُوسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

شمس (سورج) سے مراد ہدایت و ارشاد کے فیضان کا آفتاب ہے۔ چونکہ ...... شیخ رشد و ہدایت کے پہنچنے کا واسطہ و وسیلہ ہو گئے ...... اور جب تک فیضان کے وسیلہ کا معاملہ برپا ہے۔ شیخ نے توسل و توسط ہی سے ہے۔ اس لئے (یہ کہنا) درست ہوا کہ

ے ہوا سورج غروب پہلوں کا ...... پر نہ سورج ہمارا ماند ہوا

مجدد الف ثانی سے مراد (بھی) اس مقام میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (قدس سرہٗ) کا قائم مقام ہے۔اور حضرت شیخ کی نیابت و قائم مقامی کے باعث یہ معاملہ اس پر وابستہ ہے۔(کہ اس مدت میں جس قسم کا فیض اقطاب واوتاد وابدال ونجباء کو پہنچتا ہے اس کے وسیلہ سے پہنچتا ہے)

الحاصل: (مجدد الف ثانی کا حضرت شیخ کا نائب و قائم مقام ہونا ایسا ہے) جیسے کہتے ہیں: نور القمر مستفاد من نور الشمس یعنی چاند کا نور سورج کے نور سے (اس کی طفیل) حاصل ہوا۔ملخصاً۔(مکتوبات دفتر سوم ص ۳۴۸)

کثرت کرامات: ''اس اُمت میں اکمل اولیاء بہت گزرے ہیں مگر جس قدر خوارق و کرامات حضرت سید محی الدین جیلانی (قدس سرہٗ) سے ظاہر ہوئے ہیں ویسے کسی سے ظاہر نہیں ہوئے''۔(جلد۱،صفحہ۳۶۱)

تقدیر میں تبدیلی: ''حضرت سید محی الدین جیلانی (قدس سرہٗ) نے اپنے بعض رسائل میں لکھا ہے۔کہ قضاء مبرم میں کسی کو تبدیلی مجال نہیں ہے۔مگر مجھے ہے اگر چاہوں تو اس میں بھی تصرف کروں''۔(ملخصاً۔جلد۱،صفحہ۳۶۵)

شان عظیم و درجۂ بلند: ''حضرت شیخ عبدالقادر (قدس سرہٗ) ولایت میں شان عظیم اور درجہ بلند رکھتے ہیں۔ ولایت خاصہ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والثناء) کو سیر کی راہ سے آخر نقطہ تک پہنچایا ہے اور اس دائرہ کے سرِ حلقہ ہوئے ہیں''۔(جلد۱،صفحہ۲۶۹)

سبحان اللہ! بایں علم وفضل اور جلالت شان امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے کس قدر وضاحت وصراحت سے حضور غوث اعظم کے مقام اعظم اور آپ کی خصوصیات کو بیان کیا ہے۔ اور مجدد الف ثانی ہونے کے باوجود خود کو حضور غوث پاک کا نائب و قائم مقام اور آپ سے مستفیض ہونا ظاہر کیا ہے۔جیسا کہ نور القمر مستفاد من نور الشمس کی مثال سے واضح وظاہر ہے جب ایسی عظیم المرتبت مسلمہ شخصیت اپنے آپ کو غوث پاک کا نائب و قائم مقام اور نور القمر کی طرح آپ سے مستفیض ہونا بیان کرے۔تو اور کون ہے جو غوث اعظم سے اپنا بالا و برتر مقام ہونے کے زعم اور گھمنڈ میں مبتلا ہو۔والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اسی لئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ:

ے مشائخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل
بحکم اولیاء باطل ہے یا غوث
جہاں دشوار ہو وہم مساوات
یہ جرأت کس قدر ہائل ہے یا غوث

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بحضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ
(پیران پیر سے بڑھ کر کوئی پیر نہیں ہو سکتا)

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

مرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں
ہاں اصیل ایک نواسنج رہے گا تیرا

وہ تو چھوٹا ہی کہا چاہیں کہ ہیں زیر حفیض
اور ہر اوج سے اونچا ہے ستار ا تیرا

اس پہ یہ قہر کہ اب چند مخالف تیرے
چاہتے ہیں کہ گھٹا دیں کہیں پایا تیرا

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف
کعبہ کرتا ہے طوافِ در والا تیرا
جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا
مزرع چشت و بخارا وَ عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

....

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدین ہو!
اے "خضر" مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا
نبوی ظل علوی برج بتولی منزل
حسنی چاند حسینی ہے اُجالا تیرا
بحر و بر شہر و قریٰ سہل و حزن دشت و چمن
کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعویٰ تیرا
غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ
بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا
حکم نافذ ہے ترا خامہ ترا سیف تری
دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہا تیرا
کنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کہ
کہ سینہ ہو محبت کا خزینہ تیرا
نزع میں گور میں میزان پہ سر پل پہ کہیں
نہ چھٹے ہاتھ سے دامانِ معلّٰی تیرا
"بہجت" اس سر کی ہے جو "بہجۃ الاسرار" میں ہے
کہ فلک وار مریدوں پہ ہے سایہ تیرا
دل اعداء کو رضاؔ تیز نمک کی دھن ہے
اک ذرا اور چھڑکتا رہے خامہ تیرا

مشائخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل ۔ بحکم اولیاء باطل ہے یا غوث

کوئی سالک ہے یا واصل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث

تیری جاگیر میں ہے شرق تا غرب
قلمرو میں حرم تا حل ہے یا غوث

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

فیوض عالم امّی سے تجھ پر
عیاں ماضی و مستقبل ہے یا غوث

جو قرنوں سیر میں عارف نہ پائیں
وہ تیری پہلی ہی منزل ہے یا غوث

بخارا وَ عراق وچشت و اجمیر
تیری لو شمع ہر محفل ہے یا غوث

یہ چشتی سہروردی نقشبندی!
ہر اک تیری طرف آئل ہے یا غوث

جو سر دے کر ترا سودا خریدے
خدا دے عقل وہ عاقل ہے یا غوث

ملک کے کچھ بشر کچھ جن کے ہیں پیر
توٗ شیخ عالیٖ و سافل ہے یا غوث
احدؔ سے احمدؔ اور احمد سے تجھ کو
کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث
تیری عزت تری رفعت ترا فضل
بفضلہٖ افضل و فاضل ہے یا غوث
عجم کیا عرب حل کیا حرم میں
جمی ہر جا تری محفل ہے یا غوث
تیری قدرت تو فطریات سے ہے
کہ قادر نام میں داخل ہے یا غوث
الوہیت نبوت کے سوا تو
تمام افضال کا قابل ہے یا غوث
الوہیت ہی احمد نے نہ پائی
نبوت ہی سے تو عاطل ہے یا غوث
صحابیت ہوئی پھر تابعیت
بس آگے قادری منزل ہے یا غوث
ہزاروں تابعی سے تو فزوں ہاں
وہ طبقہ مجملاً فاضل ہے یا غوث

کوئی کیا جانے تیرے سر کا رتبہ
کہ تلوا تاج اہل دل ہے یا غوث
مشائخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل
بحکم اولیاء باطل ہے یا غوث
جہاں دشوار ہو وہم مساوات
یہ جرأت کس قدر ہائل ہے یا غوث
اسے ادبار جو مدبر ہے تجھ سے
وہ ذی اقبال جو مقبل ہے یا غوث
خدا کے در سے ہے مطرود و مخذول
جو تیرا تارک و خاذل ہے یا غوث
رضا کے سامنے کی تاب کس میں
فلک دار اس پہ تیرا ظل ہے یا غوث

اقلیم ولایت کی شہنشاہی: ''حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات کی کثرت پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے مگر آپ کی سب سے بڑی کرامت جس کی بدولت آپ دنیائے ولایت کے شہنشاہ مانے گئے یہ ہے کہ ایک مرتبہ محلّہ حلبہ میں اپنے مہمان خانہ میں وعظ فرماتے ہوئے آپ پر حالت کشفی طاری ہوئی اور آپ نے فرمایا: قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ (میرا یہ قدم ہر ولی

اللہ کی گردن پر ہے) اس مجلس میں عراق کے سب اکابر مشائخ موجود تھے۔ سب نے یہ ارشاد گرامی سن کر اپنی گردنیں خم کر دیں اور تمام کرۂ ارض پر جہاں کوئی قطب' ابدال یا ولی تھا ہر ایک نے آپ کے یہ الفاظ سن کر گردن جھکا دی۔

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ: ان دنوں خراسان کے پہاڑوں میں مجاہدات و ریاضات میں مشغول تھے۔ آپ نے بھی روحانی طور پر جناب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد گرامی سن کر اپنی گردن خم کر دی اور عرض کی: قَدَمَاكَ عَلٰى رَاسِی وَ عَیْنِی۔ (آپ کے دونوں قدم میرے سر اور آنکھوں پر)

غوث الاعظم: رضی اللہ عنہ نے اس اظہار نیاز مندی سے متاثر ہو کر فرمایا کہ "سید غیاث الدین کے صاحبزادے نے گردن جھکانے میں سبقت کی ہے جس کے باعث عنقریب ولایت ہند سے سرفراز کئے جائیں گے"۔ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ان الفاظ کے متعلق یہ تو سبھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ بحکم الٰہی کہے گئے تھے مگر وسعت فرمان کے معاملہ میں بعض حضرات نے اختلاف کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ آپ کا یہ فرمان صرف اولیاء وقت کے ساتھ مخصوص تھا کیونکہ اولیائے معتقدمین میں حضرات صحابہ کرام' تابعین' تبع تابعین رضی اللہ عنہم اور اولیاء متاخرین حضرت امام مہدی بھی شامل ہیں لیکن اکثریت اور جمہور اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اس قول کے تحت آپ کے

زمانہ کے اولیائے حاضر و غائب کے علاوہ تمام اولیائے متقدمین و متاخرین بھی آتے ہیں اور اولیاء سے مراد وہ ولی اللہ ہیں جو اصحاب و ائمہ اہل بیت (رضی اللہ عنہم) وغیرہم کے مختص ناموں سے منسوب نہیں ○ قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبوب ربانی شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا سچا اور پاک فرمان کہ "یہ قدم میرا ہر ولی کی گردن پر ہے۔ از قبیل شطحیات نہیں جیسا کہ کم ظرف لوگ کم حوصلگی کی وجہ سے ایسے دعاوی کیا کرتے ہیں بلکہ بوجہ مقام صحو و استقامت و تمکین میں مامور ہونے کے ایسا فرمایا گیا۔

سوال: لفظ ولی اللہ اصحاب کرام (رضی اللہ عنہم) پر بھی بولا جا سکتا ہے تو چاہیئے کہ حسب قول مذکورہ آپ کا قدم اصحاب کرام کی گردن پر بھی ہو؟

جواب: متاخرین کے عرف و محاورہ میں ولی اللہ ماسوائے صحابی پر بولا جاتا ہے۔ (مقالہ مولانا فیض احمد صاحب فیض صدر مدرس جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف)

اللہ اکبر: مذکورہ صفحات میں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی وراء الورا عظمت و مقام غوثیت کا اندازہ فرمائیں اور غور کریں کہ پیر سیف الرحمٰن صاحب نے اپنی کتاب میں آپ پر اپنی فوقیت جتلا کر کس قدر اپنی پستی و ترقیٔ معکوس کا مظاہرہ کیا ہے۔

سوال: (غوث اعظم پر فوقیت کا اظہار) یہ کسی کا خواب ہے نہ تو قول مجدد عصر کا ہے نہ دعویٰ۔ نہ ہی خواب میں نہ بیداری میں (کتاب تحقیقی تعاقب ص ۱۰)

جواب: جب پیر سیف الرحمٰن نے اپنی کتاب میں بلاتردید من وعن یہ تسلیم اور نقل کر دیا کہ حضرت مبارک کا مقام پیران پیر کے مقام سے (چھ مقامات عبدیت) فوق ہے۔ الحمد للہ علی ذالك۔ ذالك فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم (ہدایۃ السالکین ص۳۲۴) تو اس کے بعد پیر صاحب بری الذمہ کیسے ہو سکتے ہیں۔

ع...... ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ

اسے کیا کھئے

(غوث پاک رضی اللہ عنہ کی کرامت کا حالیہ ظہور وانکشاف)

حضور غوث اعظم پیران پیر سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ) کی ذات والا صفات مجسمۂ کرامات و مجموعہ کمالات ہے اور آپ کی ولایت وغوثیت اور سرتاج اولیاء ہونا متفقہ و مسلمہ چیز ہے۔ تحدیث نعمت کے طور پر "قصیدہ غوثیہ" وغیرہ میں آپ نے خود بھی اپنے خداداد کمالات کا اظہار فرمایا ہے اور مشہور ارشاد گرامی ہے: قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ

میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ علاوہ ازیں آپ کا ارشاد ہے کہ

افلت شموس الاولین و شمسنا

ابداً علی افق العلی لا تغرب

یعنی پہلوں کے سورج غروب ہو گئے مگر ہمارا سورج غروب نہیں ہو گا۔ ہمیشہ بلندی کے افق پر جگمگاتا رہے گا۔ نیز آپ نے اولیاء کرام (علیہم الرضوان) کو خطاب کر کے فرمایا:

مقامکم العلی جمعاً ولکن

مقامی فوقکم ماذال عالی

یعنی آپ سب کا مقام بلند ہے لیکن میرا مقام ہمیشہ عالی ہے اور آپ سب پر فوق ہے۔

مذکورہ ارشادات مبارکہ میں غوث پاک کا اپنے مقام کے متعلق ''فوق'' اور اپنے سورج کے متعلق ''افق العلی'' فرمانا بہت معنی خیز و قابل غور اور لائق توجہ ہے جس سے آپ کی ایک حالیہ و تازہ کرامت کا ظہور ہو رہا ہے ○ گویا آپ نے اشارہ فرما دیا ہے کہ صدیوں بعد آنے والے دور میں بعض لوگ اپنے کو سورج سے اور مجھے چاند سے تعبیر کریں گے اور مجھ پر ''فوق'' ہونے کا اظہار کریں گے۔ لہٰذا ان کی باتوں میں نہ آنا اور یاد رکھنا کہ میرا مقام ہی فوق ہے اور ہمارا سورج ہی ہمیشہ ''افق اعلیٰ'' پر جگمگانے والا ہے۔ لفظ فوق اور افق کو خصوصاً ذہن میں رکھیں اور غوث پاک کی کرامت و فراست کا نظارہ کریں کہ کم و بیش ۹ سو سال پہلے غوث الاعظم نے کس طرح ''بلفظہٖ و بعینہٖ'' لفظ فوق و افق استعمال فرما کر پیرارچی جیسے پیروں اور ان کے ''پیروکاروں'' کی تکذیب و ردّ

فرما کر اپنے خداداد مقام فوق و افق العلیٰ کا سکہ بٹھا دیا اور اپنا تسلّط ظاہر کر کے اتمام حجت فرما دیا کہ سب کو غوثِ اعظم کے پرچم تلے رہنا چاہیئے۔ آپ پر فوقیت و فضیلت اور بلندی و برتری کے زعم باطل میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔ ویسے بھی جب ''کل اولیاء اللہ'' جن کے زیر قدم ہیں' کوئی ''ولی و پیر'' بزعم خویش ان سے چھ مقامات فوق اور اوپر کیسے ہو سکتا ہے؟

ع...... بریں عقل و دانش بباید گریست

لمحہ فکریہ! حضور امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی جب اس قدر توضیح و تصریح فرما دی ہے کہ ''مراتب ولایت میں سے نہایت کا مرتبہ مقام عبدیت ہے اور ولایت کے درجوں میں مقام عبدیت سے اوپر کوئی درجہ نہیں''۔

(مکتوبات شریف دفتر اوّل، ص۷۲)

لہٰذا جب مقام عبدیت سے اوپر کوئی درجہ ہی نہیں تو پیر سیف الرحمٰن نے وہ چھ زائد مقامات کہاں سے دریافت کر لئے ہیں جو معاذ اللہ غوث اعظم پیران پیر تو طے نہیں کر سکے مگر چودھویں پندرھویں صدی کے پیر ارچی صاحب نے وہ چھ مقامات عبدیت ان سے فوق طے کر لئے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ ''ہدایۃ السالکین'' کی باتیں محض غلو و شخصیت پرستی کیلئے گھڑی گئی ہیں' جن میں حقیقت و صداقت کچھ بھی نہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

سینہ زوری: ''ہدایۃ السالکین'' میں پیر صاحب نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے

اپنا چھ مقامات سے فوق ہونا جو نقل کیا ہے اس میں بالعموم سیفی حضرات انکار کے انداز میں گول مول گفتگو کرتے ہیں کہ کسی کا خواب ہے۔ پیر صاحب کا اپنا دعویٰ نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔ جبکہ اس کے برعکس صاحبزادہ محمد حمید جان سیفی نے کھل کر اس کا اقرار و اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ○ "ان (غوث پاک) کے قدم اُس وقت کے اولیاء اللہ کی گردنوں پر تھے' بعد کے اولیاء کی گردنوں پر نہیں اور جو غوثیت کے مرتبہ سے عروج کر کے امامت کے مرتبہ پر پہنچ جائے۔ وہ اس زیرِ قدمی سے خارج ہے اور یہ جائز ہے کہ جو غوثیت کے مرتبہ سے آگے نکلے وہ ان کے برابر ہو جائے بلکہ ان سے بلند ہو ○ تو کسی کا یہ قول کہ فلاں ولی اللہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے رتبہ میں بلند ہے' ناجائز نہیں۔ جائز بلکہ واقع ہے تو پھر ہمارے حضرت شیخ کے بارے میں یہ کہنا (جبکہ حضرت شیخ کے ساتھ وہ کمال بھی ہے) کوئی جرم نہیں بلکہ اظہارِ حق ہے۔ الخ۔

(رسالہ احقاق الحق ص ۱۷، ۱۸)

مذکورہ: تقریر نے (اور وہ بھی صاحبزادہ صاحب کے قلم سے) واضح کر دیا کہ سیفی حضرات کا (ہدایۃ السالکین) کے زیرِ بحث واقعہ کی گول مول تاویلات کرنا اور اقرار سے شرمانا اور گول مول تاویلات سے پردہ پوشی کی ناکام کوشش کرنا سب غلط ہے۔

اصل بات یہی ہے کہ جس کو پیر صاحب نے اپنے قلم سے نقل کیا ہے اور صاحبزادہ صاحب نے معاملہ واضح کر دیا ہے کہ واقعی سیفیوں کے نزدیک پیر

سیف الرحمٰن کا مقام پیران پیر حضور غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) کے مقام سے چھ مقامات فوق بلند و بالا ہے ○ صاحبزادہ حمید جان کے اقرار و اعتراف کے یہ الفاظ پیر سیف الرحمٰن کی فوقیت و ترقی اور حضور غوث اعظم کی تنقیص و تنزلی کے متعلق بالخصوص قابل غور ہیں کہ ''غوث اعظم کے قدم ان کے بعد موجودہ اولیاء کی گردنوں پر نہیں ○ یہ جائز ہے کہ مرتبہ امامت پر فائز ولی ان کے برابر ہو جائے بلکہ ان سے بلند ہو ○ کسی کا یہ قول کہ فلاں ولی اللہ حضرت غوث الاعظم سے رتبہ میں بلند ہے ناجائز نہیں، جائز بلکہ واقع ہے ○ ہمارے حضرت (پیر سیف الرحمٰن) کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ غوث پاک سے بلند رتبہ ہیں۔ کوئی جرم نہیں بلکہ اظہار حق ہے کیونکہ وہ غوث اعظم کے قدم کے نیچے نہیں بلکہ ان کے اوپر فوقیت و برتری رکھتے ہیں۔ (ملخصاً)

سنیو! قادریو! رضویو! انہیں پہچانو! آنکھیں کھولو اور دیکھو۔ جس شہنشاہ بغداد کے حضور اہل اسلام اہلسنّت اہل ولایت و سلاطین زمانہ نے ہمیشہ نیازمندی و سرنگونی کا اظہار کیا ہے۔ کبھی کسی اعلیٰ و افضل بزرگ ہستی نے غوث پاک کے حضور سر نہیں اُٹھایا۔ کبھی آنکھیں آپ کے ساتھ دوچار نہیں کیں ○ خواجۂ اجمیر نے آپ کا قدم سر آنکھوں پر لیا ○ حضرت بہاء الحق ملتانی جیسے بزرگوں نے فرمایا:

سگ دربارِ میراں شو چوں خواہی قرب ربانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگ دربار جیلانی

(رضی اللہ عنہم)

قطب زماں مجدد دوراں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا:

تجھ سے در، در سے سگ، سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

"شیخ خلیفہ" صاحبِ حضوری بزرگ نے فرمایا: خدا کی قسم، میں نے حضور سے عرض کیا: یارسول اللہ شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ فرمایا: شیخ عبدالقادر نے سچ کہا اور کیوں نہ ہو کہ وہ قطب ہیں اور میں ان کا نگہبان ہوں"۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۹، صفحہ ۱۴۰)

اس شہنشاہ بغداد پر فرقہ سیفیہ اور پیر سیف الرحمٰن اپنی بزرگی وفوقیت جتائے اور صرف ہمسری وبرابری پر اکتفا نہیں بلکہ ان پر چھ مقامات ودرجات کی برتری ظاہر کرے۔ کیا ایسی سینہ زوری مقبول وبرحق ہے ہرگز نہیں۔

....

ہوشیار، خبردار، احتیاط، ہوشیار اے سنی بریلوی مردمومن ہوشیار

پیرارچی کی پے درپے ترقی

(ہر سنی مسلمان بغور پڑھے اور اپنے ایمان وضمیر کے مطابق فیصلہ کرے)

پہلی ترقی: قیوم زمان، مجدد عصر، شیخ العرب والعجم قطب الارشاد حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب پیرارچی خراسانی نقشبندی مجددی"

(کتاب ہدایۃ السالکین ٹائیٹل وغیرہ)

دوسری ترقی: (مجدد صاحب کی ہمسری) فقیر (سیف الرحمٰن) شیخ احمد ثانی اور مجدد عصر ہے۔ (ص ۲۴۹،۲۸۷)

آپ کے کمالات اور وجود بابرکات دوسرے مشائخ کے درمیان امام مجدد الف ثانی کی طرح آفتاب روشن ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اتنے علوم اور معارف عطا فرمائے ہیں کہ اگر کوئی ان کو زیر قلم کرتا تو مکاتیب مجددیہ (مکتوبات مجدد الف ثانی) کی طرح بیسیوں مکتوبات بن جاتے"۔

خلیفہ بھی شیخ احمد ثانی: شیخ احمد ثانی علامہ مولانا ضیاء اللہ صاحب اس فقیر کے اخص الخواص خلفاء میں سے ہیں"۔

(ہدایۃ السالکین ص ۲۸۷،۲۴۹،۳۳۶)

تیسری ترقی: (غوث الاعظم پر فوقیت) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے مزار شریف سے نکل کر...... مسجد کے ایک کونے سے ظاہر ہوتے ہیں ...... چودھویں رات کے چاند کی شکل میں ...... اور حضرت مبارک (پیر) صاحب مغرب کی طرف سے سورج کی شکل میں آسمان کے درمیان جلوہ افروز ہوتے ہیں اور یہی چاند اس سورج میں جذب ہوتا ہے ...... جذب ہونے کی تعبیر یہ ہے کہ وہ علوم اسرار اور باطنی قوتیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت غوث الاعظم کو عطا فرمائے تھے، وہ سب کے سب کمالات اور معارف اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اخوندزادہ صاحب مبارک کو عطا کی ہیں ○ حضرت پیرانِ پیر محی

الدین جیلانی اپنے عصر میں مجدد تھے اور حضرت صاحب مبارک عصر حاضر کے مجدد افخم (زیادہ فخامت بزرگی والے) ہیں۔ اور رسول اکرم ﷺ کے نائب ہیں۔اور حضرت پیران پیر صاحب عبدیت کے مقام سے مشرف تھے اور سید حضرت مبارک صاحب نے چھ مقامات عبدیت کے مقام سے فوق طے کئے ہیں ○ اور حضرت مبارک صاحب کا مقام پیران پیر کے مقام سے فوق (بلند و بالا) ہے الحمد للہ علیٰ ذالك۔ ذالك فضل اللّٰه یوتیه من یشاء واللّٰه ذوالفضل العظیم (ہدایۃ السالکین ص ۳۲۴)

لمحہ فکریہ! اپنے مرید کے خواب کے نام پر پیر سیف الرحمٰن صاحب کی مذکورہ تحریر میں پیر صاحب کی پیران پیر غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ پر برتری و بلندی اور چھ مقامات عبدیت کی غوث اعظم پر فوقیت اپنے الفاظ و مفہوم میں بالکل صریح ہے ○ مگر پیر سیف الرحمٰن و سیفی حضرات بارگاہ غوثیت کی اس صریح تنقیص و بے ادبی سے توجہ و رجوع کی بجائے الٹا اس میں اپنی غلط تاویلات سے پے در پے غلطیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ آہ! کس قدر ستم ظریفی و دھاندلی دورخی اور تضاد ہے کہ شہنشاہ بغداد کو مذکورہ عبارت میں غوث الاعظم اور پیران پیر بھی لکھ رہے اور ان پر چھ مقامات سے فوقیت و برتری کا اظہار بھی کر رہے ہیں اور اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اگر اسے تسلیم کر لیا جائے تو پھر غوث اعظم تو غوث اعظم اور پیران پیر نہیں رہیں گے بلکہ پیر سیف الرحمٰن

غوث الاعظم اور پیران پیر بن جائیں گے مگر ایسا تو نہیں ہو سکتا اور کوئی گیارھویں والے پیر کو ماننے والا صحیح العقیدہ سنی پیران پیر کے مدمقابل کسی پیر کو نہیں مان سکتا۔ چہ جائیکہ آپ پر فوقیت کا تصور کیا جائے۔

چوتھی ترقی: (حضور کی پیر سے سفارش) تمام اہل اسلام رسول اللہ ﷺ کو شفیع المذنبین مانتے ہیں۔ قیامت کے دن شفاعت کیلئے حضور ہی کی طرف رجوع کریں گے اور آپ فرمائیں گے: انا لھا۔ انا لھا مگر اس کے برعکس پیر سیف الرحمٰن اپنے معتقد کے خواب کی آڑ میں لکھتے ہیں: ''میں (ملا میرا جان) اور (پیر) مبارک صاحب نبی اکرم ﷺ کے پاس جاتے ہیں......اور حضور اکرم روتے ہیں اور امتی امتی کہتے ہیں اور مبارک صاحب سے ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت بہت گنہگار ہے' کوشش کرو۔ (ہدایۃ السالکین ص ۳۳۲)

○ کیا کسی سنی کا ایمان وضمیر اس بات کو گوارا کر سکتا ہے کہ معاذ اللہ ایسی بے بسی کے انداز میں روتے ہوئے حضور (ﷺ) اپنی امت کیلئے پیر سیف الرحمٰن کے حضور سفارش کریں کہ ''میری امت بہت گنہگار ہے کوشش کرو''۔ خود شفیع المذنبین کو ایسی کیا کمی اور ضرورت پیش آئی کہ پیر صاحب سے سفارش کیلئے کہیں ''کوشش کرو'' ○ آخر یہ پیر صاحب کون ہیں؟ ان کا حدودِ اربعہ کیا ہے؟ اور اس کی کوشش کی کیا حیثیت ہے اور اس بیچارے کی کوشش کیا ہوگی؟

○ کیا اُمت محمدی کوئی سب سے زیادہ گنہگار ہے کیا یہ امت مرحومہ و مغفورہ

نہیں ہے۔ کیا اس میں گنہگاروں کے بالمقابل نیکوکاروں پرہیزگاروں اور بزرگوں کی کچھ کمی ہے یا ان کی نیکیاں کچھ کم وزنی ہیں؟

علاوہ ازیں: دریافت طلب یہ امر ہے کہ اگر پیر سیف الرحمٰن کی نقل کے مطابق امت محمدی بہت گنہگار ہے تو پیر صاحب خود اس گنہگار اُمت میں داخل ہیں یا خارج۔ اگر امت میں داخل ہیں تو خود بھی بہت گنہگار اُمت کے بہت گنہگار امتی ہیں یا معصوم و بے گناہ ہیں اور اگر وہ خود بھی بہت گنہگار ہیں تو پھر ایسا گنہگار گنہگار اُمت کیلئے کیا کوشش کرے گا۔

ع ......آنکہ خود گم است کرا رہبری کند

پھر ایسے گنہگار کو گنہگار اُمت کیلئے کوشش کیلئے کہنا تو کسی طرح بھی شایان شان رسالت نہیں۔ حضور (ﷺ) بارگاہ الٰہی میں رورو کر امت کیلئے دعائیں کریں تو بجا ہے لیکن روتے اور امتی امتی کہتے ہوئے گنہگار امت کیلئے سیف الرحمٰن سے کہنا ''کوشش کرو'' دلخراش افتراء ہے۔

پانچویں ترقی: تشہد میں اشارہ کا مسئلہ بعض حضرات کے اختلاف کے باوجود حنفی مذہب کی تحقیق وفتویٰ کے مطابق مسنون اور مشہور مسئلہ ہے اور مسئلہ عمامہ کی طرح اس مسئلہ میں بھی سیفی حضرات نے بہت غلو وتشدد کیا ہے۔ چنانچہ مولوی احمد علی سیفی دیوبندی نے کتاب ''مسئلۃ الاشارہ بالسبابہ'' ص ۲۱ میں لکھا ہے کہ ''فتاویٰ عالمگیری ص ۱۰۴ میں بھی اشارہ کو حرام یا مکروہ کہا ہے......اب

اگر کوئی حنفی کہے اور اشارہ کرے تو اس کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ محض بغض اور حسد ہے''۔ حالانکہ اس میں بغض اور حسد کی کوئی بات نہیں۔ یہ محض سیفی حضرات کا تشدد ہے کہ بالعموم وہ اپنے ساتھ اختلاف رکھنے والے کے متعلق غلط بیانی اور زبان درازی کرتے ہیں جیسے یہاں اشارہ کرنے کے قائل و عامل حنفی کے متعلق لکھا ہے کہ ''اس کے پاس کوئی دلیل نہیں'' اور ''فتاویٰ عالمگیری'' وغیرہ کے نام سے مظالطہ دیا ہے کہ اس میں اشارہ کو صرف حرام یا مکروہ لکھا ہے۔ حالانکہ ''فتاویٰ عالمگیری'' میں اولیت و اصلیت اور مفتیٰ بہ ہونے کے لحاظ سے مسئلہ شروع ہی میں اس طرح بیان کیا ہے کہ ''جب اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ پر پہنچے تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے' اشارہ کرنا مختار ہے۔ یہ خلاصہ میں لکھا ہے اسی پر فتویٰ ہے۔ یہ مضمرات میں ''کبریٰ'' سے نقل کیا ہے'' یہ ہے سیفی علماء کی دیانت اور ان کا اخلاق و زبان و کردار کہ ''فتاویٰ عالمگیری'' میں جو مسئلہ اول اور اصل لکھا ہے اور اسے مختار و مفتیٰ بہ قرار دیا ہے اسے تو بالکل ہی ہضم کر گئے اور جو غیر مختار و غیر مفتیٰ بہ مسئلہ ضمناً لکھا ہے۔ اپنے مطلب کیلئے اس کو ''فتاویٰ عالمگیری'' کے حوالہ سے لکھ کر غلط تاثر دیا ہے۔

''فتح القدیر'' مولوی سیفی نے ''فتاویٰ عالمگیری'' کی طرح ''فتح القدیر'' کے نام سے بھی دھوکہ دیا ہے کہ اس میں اشارہ کو حرام یا مکروہ لکھا ہے۔ حالانکہ ''فتح

القدیر" میں جن مشائخ نے اشارہ کا انکار کیا ہے ان کے متعلق لکھا ہے کہ "یہ قول روایت اور درایت کے خلاف ہے کیونکہ امام محمدؒ کی روایت ہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول وفرمان ہے" (کہ اشارہ مسنون ہے)

چھٹی ترقی: (سیف محمدی کی روح) پیر سیف الرحمٰن کے حوالہ سے یہ سیفی نظریہ بھی سنی بریلوی مسلک کے ذمہ لگایا گیا ہے کہ "جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی روح پر سیف الرحمٰن تھا"۔ (ہدایۃ السالکین ص ۳۲۸)

حالانکہ سنی بریلوی مسلک اس سے بھی بری الذمہ ہے اور بہر حال اس سیفی نظریہ کی بھی تائید نہیں کی جاسکتی کہ ایک سیفی کے کشف اور "حضرت صاحب" کے اسی خوارق کے مطابق سیف الرحمٰن کے نام کی ○ یہ سیف وہی تلوار ہے۔ کہ جہاد بدر میں مشرکین کی گردنیں اس کے ذریعے کاٹ دی گئیں۔ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) واقعہ میں مجھے ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ یہ سیف میری تلوار کی روح ہے۔ (حوالہ مذکورہ) استغفر اللہ۔ یہ کتنا بڑا غلو ہے۔ کہ سیف الرحمٰن کے نام کی اس سیف کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تلوار کی روح قرار دیا جائے۔ اور پھر معاذ اللہ اسے خود رسول اللہ کا ارشاد قرار دیا جائے ○ کیا رسول اللہ کی تلوار آپ کے دست مبارک میں بے جان مردہ تلوار تھی۔ جسے اپنی زندگی کیلئے اس روح (سیف الرحمٰن) کی احتیاج ہوئی۔ ورنہ اس کے بغیر مشرکین کی گردنیں نہ کاٹی جاسکتیں ○ کیا چودہ سو سال کے عرصہ میں اور کسی

بزرگ کو یہ مقام حاصل نہ تھا کہ انہیں رسول اللہ کی تلوار کی روح ہونے کا شرف حاصل ہوتا۔ آخر پیر سیف الرحمٰن کو تمام بزرگان دین کے بالمقابل ایسی کون سی خصوصیت حاصل ہے جس کے باعث اتنا غلو اور ظلم کیا جارہا ہے اور معاذ اللہ اپنے پیر کی شان دکھانے کیلئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر افترا پردازی کی جارہی ہے؟ بلکہ پیر صاحب خود اپنے قلم سے اپنی کتاب میں اپنے متعلق خلاف عقل و نقل چیزیں شائع کررہے ہیں۔

اپنی زبانی اپنی تکذیب: "ہدایۃ السالکین ص ۳۲۸ کی طرح ص ۳۳۵ پر بھی پیر صاحب کی اس سیف کی قصیدہ خوانی کرتے ہوئے بدیں الفاظ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) پر افتراء پردازی کی گئی ہے۔ کہ ○ حضور نے مبارک صاحب سے فرمایا...... آپ کا نام سیف الرحمٰن ہے اور سیف کا معنی ہے تلوار۔ اور رحمٰن اللہ کا اسم ہے۔ پس آپ اللہ تعالیٰ کی تلوار ہیں۔ تو آپ ملحدین کو مار ڈالو۔ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا امداد ہے اور میری طرف سے آپ کو حکم ہے۔

لمحۂ فکریہ! پہلے کشف کے مطابق پیر سیف الرحمٰن صاحب کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تلوار کی روح قرار دیا گیا۔ اور مذکورہ خواب کے ذریعے اس سے بھی بڑھ کر رسول اللہ کی زبانی اسے "اللہ کی تلوار" قرار دے دیا۔ مگر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اس کذب بیانی و غلط بیانی کی نحوست کے باعث خود اتنا بھی نہ سوچا۔ کہ ○ اس قسم کے کشف و خواب کے ذریعے پیر صاحب اپنی جو بڑائی

ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ان کی یہ بڑائی رو بہ تنزل ہے۔اور پیر صاحب خود اپنی زبانی رسول اللہ ﷺ کے نافرمان قرار پا رہے ہیں ○ اس لئے کہ ان کی کتاب کے مطابق جب رسول اللہ (ﷺ) نے انہیں ''اللہ کی تلوار'' قرار دیا ہے۔اور انہیں اللہ کی امداد کی یقین دہانی بھی کرا دی ہے۔اور خود ملحدین کو مار ڈالو کا حکم بھی دیا ہے۔پھر کتاب کی اشاعت کے بعد بھی اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود اس حکم کی تعمیل کیوں نہیں کی۔اور فرمان رسالت کے مطابق حضرت خالد بن ولید سیف اللہ (رضی اللہ عنہ) کی طرح ملحدین و مشرکین کو کیوں نہیں مار ڈالا' جس طرح جہاد بدر میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی روح بن کر مشرکین کی گردنیں اُڑائی تھیں۔

○ یہ دورنگی روش قابل غور ہے۔کہ اس طرح کے کشف و خواب کے ذریعہ اپنی بزرگی کا اظہار کرنے والے حضرات پہلے تو ایسی چیزوں کی بلاتکلف اشاعت کرتے رہتے ہیں اور جب ان پر اعتراض ہو تو پھر اسے خواب کہہ کر اس سے بریٔ الذمہ ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔حالانکہ اس سے بریٔ الذمہ ہونے کی کوشش و خواب کا سہارا لینا ہی اس بات کا اعتراف ہے۔کہ یہ چیز الفاظ و مفہوم کے لحاظ سے قابل اعتراض ہے۔اسی لئے تو اس سے بریٔ الذمہ ہونا چاہتے ہیں۔الغرض اگر ایسی چیزوں کی اشاعت قابل اعتراض نہ ہو۔تو امن اُٹھ جائے گا اور ہر کوئی ایسے کشف و خواب کے ذریعے جو چاہے لکھتا اور

کہتا رہے گا۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتب میں مولوی اسماعیل کے پیر سید احمد نے (صراط مستقیم) میں اور مولوی اشرف علی تھانوی نے ''اصدق الرؤیا'' وغیرہ میں اس قسم کے خواب و کشف وغیرہ کا سہارا نہیں لیا اور علماء اہلسنّت نے ان کا رد نہیں کیا' کیا ہے اور ضرور کیا ہے۔ ایسے قابل اعتراض خوابوں پر گرفت کی مثالیں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی کتاب ''الاستمداد'' وغیرہ اور مولانا غلام مہر علی صاحب کی کتاب ''دیوبندی مذہب'' میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ کیا اگر کوئی آدمی اپنے اہل خانہ یا اپنے متعلق کوئی فحش و توہین آمیز خواب دیکھے یا کوئی دوسرا اس کے متعلق ایسا خواب دیکھے تو ایسے لوگ اس کی اشاعت و بیان کریں گے؟ ہر گز نہیں۔ تو جب اپنے متعلق ایسا نہیں کرتے تو جو چیزیں شانِ نبوت وولایت کے ناشایان شان ہیں ان کی اشاعت کیوں کرتے ہیں؟

علامہ احمد سعید کاظمی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) بعض سیفیوں کے بھی مسلمہ بزرگ ہیں اور انہوں نے مولوی حسین علی دیوبندی کے خواب پر ''دیوبندی مذہب'' کے عنوان سے بایں الفاظ گرفت فرمائی ہے۔ کہ ○ ''دیوبندی حضرات کو ایسی خوابیں آتی ہیں جن میں وہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرتا ہوا دیکھتے ہیں اور پھر حضور کو گرنے سے روکتے اور بچاتے ہیں...... (مگر)

اہلسنّت کا مذہب یہ ہے کہ ذات جناب رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خواب میں دیکھ کر حضور کے علاوہ کوئی دوسری چیز مراد نہیں لی جا سکتی جس نے حضور کو

دیکھا اس نے لاریب حضور ﷺ ہی کو دیکھا۔ ایسی صورت میں جو شخص یہ کہے کہ میں نے حضور کو گرتا ہوا دیکھ کر حضور کو گرنے سے بچالیا۔ وہ بارگاہ رسالت میں دریدہ دہن نہایت گستاخ ہے"۔ (الحق المبین صفحہ ۵۶)

دوسرا خواب: مولوی اشرفعلی تھانوی کے مرید کے خواب اور پھر بیداری میں اشرف علی کا کلمہ و درود پڑھنے کے مشہور حوالہ پر حضرت علامہ کاظمی نے فرمایا "اہلسنّت کے نزدیک لا الہ الا اللّٰہ اشرفعلی رسول اللّٰہ اور اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرفعلی کے خبیث اور ناپاک الفاظ و کلمات کفریہ ہیں۔ خواب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنا پڑھنے والے کے مغضوب الٰہی ہونے کی دلیل ہے"۔ (الحق المبین ص ۵۷)

ازرہ انصاف: تمام اہل علم و انصاف بالخصوص سیفی سعیدی حضرات جو حضرت علامہ احمد سعید کاظمی کے پروردۂ فیض و تربیت یافتہ ہیں۔ وہ اپنے محسن و مربی اور شیخ و استاذ محترم کے دونوں خوابوں پر مذکورہ تبصرہ پر خصوصی غور فرمائیں کہ جو خواب الفاظ و مفہوم کے لحاظ سے توہین و تنقیص کے متضمن ہیں آپ نے ان پر کتنی شدید گرفت فرمائی ہے۔ اور انہیں محض "خواب" قرار دے کر نظر انداز نہیں کیا بلکہ سخت قابل اعتراض قرار دیا ہے۔ لہٰذا

سیفی سعیدی حضرات پیر صاحب کی حمایت و تحفظ کی بجائے شان رسالت و ولایت کو اہمیت دیں۔ پیر صاحب کے زیر بحث واقعہ کو کاظمی صاحب کے

الفاظ کے ترازو میں تولیں اور ''الحق المبین'' کی روشنی میں خواب کے نام پر رسول اللہ ﷺ پر اس افتراء کی حمایت سے باز آئیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خود پیر سیف الرحمٰن صاحب کو'' امام الانبیاء والصحابہ والاولیاء'' بنایا اور سب حضرات کے ساتھ خود مقتدی بن کر پیر صاحب کے پیچھے ہاتھ باندھ کر ان کی اقتداء کی۔ معاذ اللہ۔ استغفر اللہ

ایک اہم سوال: یہ بھی ہے کہ اگر خواب محض خواب ہے اس سے مثبت یا منفی کوئی نتیجہ نہیں نکلتا تو پیر صاحب نے ایسے لغو و لاحاصل اور بے مقصد خواب نقل کر کے تضیع اوقات والے فضول کام کا ارتکاب اور وقتی و قلمی اسراف کیوں کیا ہے؟ اور اگر ایسا نہیں بلکہ بہر حال خواب نقل اور شائع کرنے کی کوئی اہمیت و مقصد ہے تو پھر گول مول روش اختیار کر کے اس سے جان چھڑانے کی کوشش کیوں کی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ قبول کر کے اس پر ڈٹ جائیں یا توبہ ورجوع کا اعلان کریں۔

سوال: پیر صاحب نے کہاں لکھا ہے کہ یہ کشف وخواب بطور تائید وثبوتِ ولایت نقل کئے ہیں۔

جواب: ملاحظہ ہو پیر صاحب لکھتے ہیں'' ہزار ہا رؤیائے صالحہ اور کشوف حقہ ......اس فقیر کی مجددیت اور حقانیت پر گواہ عدل ہیں...... فقیر کی ولایت...... پر رؤیائے صالحہ بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں جو کہ نبوت کا چالیسواں جز اور حصہ

ہے۔ چند رؤیائے صالحہ لکھنا مناسب سمجھتا ہوں۔ تا کہ طالبان حق کیلئے مشعل راہ بنیں۔ فاقول ...... ہزار ہا رؤیائے صالحہ کشوف صادقہ اس فقیر کی ...... ولایت پر دلالت کرنے والے ہیں۔ (ہدایۃ السالکین ص ۲۹۹، ۳۲۱، ۳۳۵)

بغور دیکھئے کہ پیر صاحب نے کتنے وثوق و تکرار کے ساتھ بار بار اپنے متعلقین کے رؤیا و خواب و کشف کو اپنی مجددیت و حقانیت و ولایت کی بنیاد قرار دیتے ہوئے رؤیاء و خوابوں کو بطور دلیل و گواہ عدل پیش کیا ہے۔ اگر خواب محض خواب و خیال ہوتے تو پھر اتنے اہتمام سے نقل کیوں کئے جاتے۔ لہٰذا جب پیر صاحب نے خود بحالت بیداری خوابوں کو بطور دلیل و گواہ پیش و نقل کر دیا۔ تو اب معاملہ نوم و نیند اور خواب و خیال کا نہ رہا بلکہ بیداری سے متعلق ہو گیا اور پیر صاحب ظاہری و معنوی طور پر اس کے ذمہ دار اور خواب اپنی شناعت و قباحت و بے ادبی کے باعث قابلِ اعتراض بن گئے جیسا کہ ''الحق المبین'' کے حوالہ سے پہلے بیان ہوا۔ لہٰذا پیر صاحب کا مذکورہ واقعہ مقام نبوت و رسالت شان صحابیت و ولایت کے یکسر منافی اور عقل و نقل ضمیر و دیانت کے بالکل خلاف ہے۔ انفرادی و اتفاقیہ طور پر کبھی کبھار کسی عذر و مصلحت کے باعث اللہ کے پیغمبر علیہ السلام کا کسی امتی کی امامت میں نماز پڑھنا بالکل الگ نوعیت کی بات ہے۔ مگر بلا کسی عذر و مصلحت کے رسول اللہ (ﷺ) بلکہ سب انبیاء علیہم السلام اور حضرات صحابہ و خلفاء راشدین اور

ائمہ اربعہ واولیاء عظام علیہم الرضوان کی موجودگی میں پیر سیف الرحمٰن کا امام اور سب حضرات کا مقتدی بننا اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر پیر سیف الرحمٰن کو خود امام الانبیاء والصحابہ والاولیاء بنانا اور سب کی موجودگی میں امامت کیلئے آگے کھڑا کرنا بالکل الگ چیز اور نا قابل قبول ہے۔ پیر سیف الرحمٰن میں ہرگز ہرگز کوئی ایسی خوبی و وصف و کمال نہیں جس کی بنا پر انہیں تمام انبیاء وصحابہ واولیاء عظام کا امام اور باقی سب کو ان کا مقتدی بنا دیا جاتا۔

اللہ اکبر: ایک طرف تو اس قدر جسارت کا مظاہرہ ہے جبکہ دوسری طرف سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ رسالت میں ادب و نیازمندی کا یہ عالم ہے کہ جب ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہیں تشریف لے جانے کے بعد بوقت جماعت صدیق اکبر نے امامت شروع فرمائی اور دوران نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو صدیق اکبر آپ کی آمد محسوس کر کے مصلیٰ سے پیچھے ہونے لگے تا کہ حضور مصلیٰ پر تشریف لا کر نماز پڑھائیں تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: اُمْکُثْ مَکَانَكَ۔ اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ اس کے باوجود صدیق اکبر پیچھے ہٹ کر مقتدی بن گئے جبکہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور پھر صدیق اکبر سے فرمایا کہ میرے فرمانے کے باوجود آپ کو اپنی جگہ رہنے سے کس نے روکا؟ تو صدیق اکبر نے عرض کیا۔

ما كان ينبغي لابن ابي قحافة ان يصلي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم یعنی ابوقحافہ کے بیٹے ابو بکر کیلئے یہ زیبا نہیں تھا کہ رسول اللہ کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ (بخاری شریف صفحہ ۱۲۵، جلد ۱)

اللہ اکبر! ایک طرف اتنی بڑی شخصیت اور اس قدر ادب و نیاز مندی اور دوسری طرف اس قدر جرأت و جسارت کہ پیر سیف الرحمٰن نہ صرف محمد رسول اللہ بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام وصحابہ واولیاء رضی اللہ عنہم کا امام بن کر انہیں نماز پڑھائیں اور سب کو اپنا مقتدی بنائیں اور پھر اپنی کتاب میں اس کی اشاعت عام کریں۔ اُف توبہ۔

کاش! پیر صاحب کا مرید اپنے پیر کی خوشامد و مبالغہ آرائی کیلئے ایسا دلخراش و روح فرسا منگھڑت خواب بیان نہ کرتا اور پیر صاحب اس کو نقل کر کے ''سند جواز'' مہیا کر کے اس کے شریک جرم نہ ٹھہرتے۔

ایک اور غلط تاثر: نامعلوم سیفی حضرات شعوری غیر شعوری طور پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق غلط بیانی سے غلط تاثر دے کر آپ کی تنقیص و شخصیت مجروح کرنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں۔ جب ان کے پیر صاحب کے فتویٰ کے مطابق بریلوی کہلانا چار مرتبہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہونا ہے تو پھر انہیں تاجدار بریلی کا سہارا لینے ان کے نام سے مطلب برآری کرنے اور ان کے متعلق غلط تاثر دینے کی کیا ضرورت ہے؟ جیسا کہ پہلے بھی سیفی الزامات کا

مع ردتذکرہ ہوا۔ سیفی صاحب نے ایک مزید شگوفہ چھوڑا ہے کہ ''اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کو بے شمار علماء اہلسنّت مجدد تسلیم نہیں کرتے۔ کیا رامپوری علماء اہلسنّت نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو مجدد تسلیم کرلیا ہے؟'' (تحقیقی تعاقب ٦)

معلوم نہیں سیفی صاحب نے اعلیٰ حضرت کو مجدد ماننے نہ ماننے والوں کی ''مردم شماری'' کب اور کہاں فرمائی ہے، جس کے مطابق انہوں نے لکھا ہے کہ بے شمار علماء اہلسنّت نے مجدد تسلیم نہیں کیا جبکہ ذکر صرف علماء رامپور کا کیا ہے اور وہ بھی نامکمل بغیر کسی حوالہ وتحریری ثبوت کے کیا ایسا نامکمل اور غیر مدلل حوالہ ''بے شمار علماء اہلسنّت'' کے منکرین مجددیت ہونے کی دلیل ہے۔ کیا صرف علماء رامپور کا نام ''بے شمار علماء اہلسنّت'' ہے؟ آدمی کو اتنا دعویٰ کرتے وقت کچھ تو عقل و ہوش اور ذمہ داری و دیانتداری کا احساس کرنا چاہیئے۔ کیا اچھا ہوتا کہ سیفی صاحب اپنی ''مردم شماری'' کی فہرست شائع فرما دیتے تاکہ معلوم ہو جاتا کہ قائلین مجددیت کون ہیں اور منکرین مجددیت کون؟ وہ کتنی تعداد اور کتنے پانی میں ہیں اور یہ کتنی تعداد اور کتنے پانی میں ہیں۔ قائلین کی شخصیت کتنی باوزن اور باوقار ہے اور منکرین کی کتنی۔

علاوہ ازیں منکرین نے اعلیٰ حضرت کی مجددیت کا انکار کس بنا پر کیا ہے اور آپ کے بالمقابل اعلیٰ حضرت جیسا بلکہ آپ سے بڑھ کر جامع و کامل ہمہ جہت کون سا مجدد منتخب کیا ہے؟ مولوی سیفی صاحب کو ''چھوٹا منہ بڑی

بات'' کے پیش نظر اپنے چھوٹے سے منہ سے اعلیٰ حضرت کی اتنی بڑی شخصیت کی خداداد بین الاقوامی و بین الاسلامی مقبولیت ومحبوبیت کے خلاف اتنا بڑا غلط اور مخالفانہ دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے۔

==================

فتاویٰ مبارکہ ارشادات جلیلہ

جلیل القدر نامور علماء کرام کے تأثرات

(۱) (استاذ الاساتذہ علامہ مولانا عطاء محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ)

''تمام اہلسنّت کو واضح ہو کہ بندہ کو کئی خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں اکابر اہلسنّت کی توہین کی گئی ہے۔ یہ توہین ایک شخص مسمّٰی پیر سیف الرحمٰن سرحدی نے کی ہے۔ مثلاً قطب الاقطاب حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ لکھا کہ حضرت غوث الاعظم سے چھ مرتبے فائق ہوں یعنی بلند ہوں۔ اب بندہ سیف الرحمٰن سرحدی کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتا ہے ○ قرآن وحدیث میں اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کو اعلان جنگ کیا ہے۔ ایک تو سود کھانے والا اُس کے متعلق فرمایا: فأذنوا بحرب من اللّٰه ورسوله۔ یعنی اے سود خورو، خبردار ہو جاؤ اللہ رسول کی طرف سے تم کو اعلان جنگ ہے۔

دوسرا اس آدمی کو اعلان جنگ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقبولوں کی توہین کرتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: من عادیٰ لی ولیا فقد آذنته بالحرب۔

یعنی جس نے میرے مقبول ولی کی توہین کی میں نے اس کو اعلان جنگ کیا ہے۔○ حضرت غوث الاعظم تمام اولیاء کے سردار ہیں تو جو اُن کی توہین کرتا ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ ہے۔ اب پیر سیف الرحمٰن کو واضح ہو کہ اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اعلان جنگ کیا ہے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کیلئے تیار ہو جائے لیکن اس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ جنگ کی طاقت نہیں رکھتا۔ دوسری گذارش یہ ہے کہ غوث الاعظم کا جو گستاخ ہے اس کو شدید خطرہ ہے کہ مرتے وقت اس کا ایمان ضائع ہو جائے۔ چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ''شرح مشکوٰۃ'' میں لکھا ہے کہ ''محدث ابن جوزی حضرت غوث الاعظم پر طعن کرتا تھا' تو جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس کو سخت تکلیف محسوس ہوئی۔ اس کے احباب نے اس کو کہا کہ یہ تکلیف تم کو اس لئے ہو رہی ہے کہ تم غوث الاعظم کے گستاخ ہو۔ لہٰذا اس کے احباب ابن جوزی کو غوث الاعظم کی مجلس میں لے گئے اور عرض کیا کہ یہ آپ کا گستاخ ہے۔ اس کو مرنے کی سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ آپ اس کو معاف کر دیں۔ آپ نے معاف کر دیا تو اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گیا۔ اگر آپ معاف نہ کرتے تو خطرہ تھا کہ اس کا ایمان سلب ہو جائے۔ اس سارے قصے کو علامہ بحر العلوم نے ''شرح مسلّم الثبوت'' میں بھی تفصیل کے ساتھ لکھا ہے ''شرح مسلّم الثبوت'' کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ ''شیخ ابن جوزی حضرت غوث

الاعظم پر طعن کرتا تھا' جس کی وجہ سے وہ عظیم ہلاکت میں پڑ گیا اور کہا گیا ہے قریب تھا کہ اس کا ایمان سلب ہو جائے لیکن حضرت غوث الاعظم کی دعا سے اس کی موت ایمان پر ہوئی ○ لہٰذا تم کو چاہیئے کہ اولیاء کرام کا ادب کرو۔ یہ اولیاء کرام اللہ کے رجال ہیں اور حضرت غوث الاعظم کی کرامات متواتر ہیں ۔ان کا انکار خدا کا دشمن اور پاگل ہی کرتا ہے۔ پس اللہ کے رجال کا ادب ملحوظ رکھو''۔ اس عبارت کے بعد بندہ عرض کرتا ہے کہ پیر سیف الرحمٰن سرحدی کو بھی سلب ایمان کا خطرہ (محسوس) ہونا چاہیئے ○ شریعت کی حقانیت چار مذہب میں منحصر ہے اور طریقت کی حقانیت بھی چار سلاسل میں منحصر ہے۔ جن عقائد کا ذکر سیفیوں کے بارے میں کیا جا رہا ہے نہ یہ شریعت سے مطابقت رکھتے ہیں اور نہ طریقت سے اس لئے بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے غلط نظریات سے مسلمانوں کو پناہ دے۔ آمین

مولانا روم صاحب نے اپنی کتاب ''مثنوی شریف'' میں جعلی پیروں کی خوب خبر لی ہے اور اس کی مثال یہ دی ہے کہ شکاری پرندوں کے شکار کیلئے پرندوں والی بولی بولتا ہے اور پرندے سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا ہم جنس ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ایسے فکر سے محفوظ رکھے۔ آمین''

(عطا محمد چشتی گولڑوی بندیالوی، ڈھوک ڈھمن پدھراڑ)

(۲) شارح بخاری شیخ الحدیث علامہ غلام رسول فیصل آباد......علماء

دیوبند کو ”امام العصر اور شیخ کبیر“ کہا جبکہ امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کو مولوی کی حیثیت میں ذکر کیا۔ غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اور مذکورہ تحریر میں اُن سے عبدیت کے مقام سے فوق چھ مقامات عبدیت تحریر کئے ہیں۔ اہلسنّت و جماعت ایسے عقیدہ سے نالاں ہیں اگر واقعی مذکور تحریر واقع کے مطابق اور مولوی ضیاء اللہ کی تحریر حوالہ کے مطابق ہے اور معلوم بھی یوں ہی ہوتا ہے تو ایسا شخص عقیدہ کے اعتبار سے اہلسنّت کے عقیدہ کے خلاف ہے اور بریلوی کہلانے کی نسبت کو چار مرتبہ گناہ کبیرہ کا مرتکب کہہ کر سراسر دنیائے اہلسنّت کی توہین کی ہے۔ ایسا شخص شک وشبہ سے بالاتر نہیں“۔

(۳) مولانا غلام نبی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد: ”ہدایۃ السالکین“ اور ”سیف الرجال علمائے عنق الرجال“ سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے تحریر کنندہ حضرات کے عقائد اہلسنّت و جماعت کے مطابق نہیں ہیں“۔ واللہ اعلم بالصواب

(۴) شیخ الحدیث والتفسیر علامہ محمد فیض احمد اویسی بہاولپور: ”پیر سیف الرحمٰن کی باتیں گمراہی سے بھرپور ہیں۔ مجھے ان علماء پر حیرانی ہے جو اس کی باتیں اور عبارتیں جاننے کے باوجود ان کے مرید وخلیفہ یا کم از کم مداح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ اہلسنّت کے عوام وخواص کو پیر سیف الرحمٰن سے دور رہنا لازم ہے۔ ورنہ وہی مثال صادق آئے گی کہ ہم تو ڈوبے ہیں صنم تمہیں بھی لے ڈوبیں گے“۔

(۵) مناظر اسلام مولانا محمد ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی: ''استفتاء میں مذکورہ عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ پیر صاحب دیوبندی طبقہ کے نرغہ میں ہیں۔ ورنہ بریلوی کہلانے کو گناہ کی بجائے فخر قرار دیتے۔ پیر صاحب کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے چھ درجے فوق قرار دینا بھی زعم باطل ہے۔ فقیر کے نزدیک پیر صاحب ضالین کے راستہ پر گامزن ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین''

(۶) استاذ العلماء مولانا مفتی غلام سرور قادری لاہور: ''سیف الرحمٰن صاحب ارچی کے بارے میں ان کے مرید بہت غلو کرتے ہیں۔ ان کو سلطان الاولیاء مجدد عصر قیوم زماں و سرفرازِ مقامِ صدیقیت و عبدیت و امامت قرار دیتے ہیں۔ جبکہ ہم نے ان سے خود ملاقات کر کے حالات کا جائزہ لیا ہے۔ وہ ایسے نہیں ہیں اور ان القابات میں سے کسی بھی لقب سے مستحق نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی کتاب ''ہدایۃ السالکین'' میں ایسی بیہودہ خرافات اور بے ہودہ باتیں ہیں جو کسی صحیح العقیدہ مسلمان سے سرزد نہیں ہوسکتیں۔ چہ جائیکہ کوئی بزرگی کا مدعی ایسی باتیں کرے اس میں انہوں نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بھی اپنے آپ کو چھ درجے اونچا ولی ظاہر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ ایسے شخص سے اور اس کے سلسلہ والوں سے بیعت نہیں کرنا چاہیئے''۔

(۷) استاذ العلماء مولانا مفتی حاکم علی راہوالی رحمۃ اللہ علیہ: ''پیر سیف

الرحمٰن صاحب نے کتاب ''ہدایۃ السالکین'' میں جو کچھ لکھا ہے وہ اہلسنّت و جماعت میں انتشار وافتراق کا سبب ہے۔ایسے عقائد اہلسنّت و جماعت کے ہرگز نہیں پھر اس میں امام اہلسنّت سیدنا اعلیٰ حضرت کا ذکر بالکل عامیانہ انداز میں جبکہ دیابنہ کے امام انور شاہ کشمیری کو علامہ انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر کیا ہے۔

اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس پر اپنی برتری وبلندی کا دعویٰ۔العیاذ باللہ تعالیٰ۔ایسے شخص سے لوگوں کو بچنا چاہیئے۔ایسے پیر لائق بیعت نہیں اور ایسوں سے اجتناب لازم ہے''۔

(۸) مولانا صاحبزادہ پیر سید افضل حسین صاحب علی پور شریف: ''حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کی کتاب ''ہدایۃ السالکین'' کے بارے میں جو علمی تحقیق اور تحریر ہے میں اس سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں۔وماعلینا الا البلاغ''

(۹) مولانا علامہ غلام نبی صاحب مہتمم دارالعلوم عطاء العلوم گکھڑ: ''استفتاء مذکورہ میں پیر سیف الرحمٰن افغانی کے جن عقائد و نظریات اور خیالات و مبالغات کی نشاندہی کی گئی ہے۔یہ عقائد ونظریات نہ تو شریعت وطریقت کے مطابق ہیں اور نہ ہی سنیت وحنفیت کے خصوصاً شہنشاہِ بغداد حضور غوث الثقلین محی الدین سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر اپنی فوقیت والی ہفوات اور لفظ بریلوی سے دیدہ دانستہ اتنی چڑ اس کی غماز ہے کہ پیر موصوف ہرگز ہرگز پیر ومرشد اور رہبر نہیں۔عوام اہلسنّت کو اس پیر سے پرہیز واجتناب لازم وضروری ہے''۔

(۱۰) استاذ العلماء مولانا مفتی محمد عبداللطیف گوجرانوالہ: ''مذکورہ بالا عبارات سے ان عبارتوں کے قائل کا دیوبندی ہونا اظہر من الشمس ہے، جن کا جس کے متعلق دلی لگاؤ ہوگا وہی تو اس کو امام العصر وغیرہ القاب سے ظاہر کرے گا۔ حضور سیدنا غوث الثقلین غیاث الدارین رضی اللہ عنہ سے چھ مرتبہ بلند ہونا تو درکنار برابر ہونا بھی جناب غوثیت میں بہت بہت سوء ادب ہے اور ایسے شخص کی بیعت کسے باشد ناجائز و ناروا ہے اور ایسے فاسد عقیدہ والے کو امام و مقتدا تسلیم کرنا سنی حنفی بریلوی مسلمان کیلئے سخت ناجائز اور ایسے عقیدہ والے شخص سے اجتناب لازمی وضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم

(۱۱) استاذ العلماء مولانا محمد عبدالرشید رضوی سمندری: ''جب پیر سیف الرحمٰن سنی بریلویوں کی فی الجملہ تکفیر کرتا ہے۔ انہیں افراط وتفریط کا شکار اور صراط مستقیم سے منحرف قرار دیتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ کو صرف ''مولوی'' لکھتا ہے اور طنزیہ طور پر بریلویوں کے قبلہ وکعبہ اعلیٰ حضرت لکھ کر ان سے بے تعلقی ظاہر کرتا ہے۔ بریلوی کہلانے کو گناہ کبیرہ سے تعبیر کرتا ہے۔ اس کا خلیفہ مولوی ضیاء اللہ سیفی مولوی کاشمیری دیوبندی کو امام العصر اور الشیخ الکبیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتا ہے تو ان تحریروں سے صاف ظاہر ہے کہ پیر سیف الرحمٰن اور اس کے ماننے والوں کے عقائد اہلسنّت و جماعت بریلوی کے خلاف ہیں۔ وہ سنی حنفی بریلوی محبّ ہیں۔ انہیں پیر، امام یا مقتدا بنانا شرعاً ناجائز ہے۔

(۱۲) جانشین حکیم الامت مفسر قرآن مفتی احمد یار خاں گجراتی:

"(پیر سیف الرحمٰن) ہدایۃ السالکین میں ایسی کچی باتیں لکھ گئے ہیں جن سے پیر مذکور کی علمی اور عقلی کیفیت کمزور نظر آتی ہے۔ مجھ کو تو ان کی مذکورہ کتاب میں صرف نادانیاں ہی نظر آئیں۔ اس کتاب کو پڑھ کر کوئی شخص پیر مذکور کے مسلک اور مذہب کا حتمی یقینی پتہ نہیں لگا سکتا۔ اس قسم کے لوگوں کے ایسے رویہ سے سوائے دنیا پرستی اور چندہ گیری کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ ابن الوقتی جلدی ختم ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے پیر مذکور کہیں تو اعلیٰ حضرت سے بیگانگی کا اظہار کرتے ہیں اور کہیں اعلیٰ حضرت بھی لکھ رہے ہیں۔ مزید کم عقلی پر حیرانی ہے کہ لفظ بریلوی میں ان کو چار جھوٹ نظر آتے ہیں جبکہ خواہ کوئی اپنے آپ کو بریلوی کہے یا نہ کہے مگر عند اللہ و عند الناس یہ نشان ہر دو طرف قائم ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہیں گے"۔ (مفتی اقتدار احمد خاں گجرات)

(۱۳) اُستاذ العلماء علامہ مفتی محمد عبد اللہ قصوری: افغانی پیر کا قول خبیث کہ وہ پیران پیر سے چھ مقامات میں فوقیت رکھتے ہیں' غلط ہے کسی مجنوں کی بڑ اور کسی جاہل کی جہالت کا نمونہ ہے۔ اسے اتنی جرأت نہیں کرنی چاہیئے۔ غوث الاعظم تو فرماتے ہیں کہ میرے قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ پر "فتاویٰ رضویہ" میں "بہجۃ الاسرار" سے گیارہ روایتیں پیش کی ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوبوں کے عقیدت مندوں کو شیطان کے شر سے بچائے۔ آمین

(۱۴) استاذ العلماء علامہ مفتی محمد حسین سکھروری: ''فرقہ سیفیہ کے بارے میں علماء حق نے جو اظہار حق فرمایا ہے اور فتوے صادر فرمائے ہیں فقیر اس پر متفق ہے اور ان کی تصدیق کرتا ہے''۔

(۱۵) مولانا علامہ محمد بشیر القادری کراچی: ''جس طرح آج کل پیرانِ پیر رضی اللہ عنہ پر فضیلت وفوقیت کے دعوے پر پیر سیف الرحمٰن اور ان کے خلفاء کر رہے ہیں یہی شور سیدنا احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ہوا تھا جن کی ولایت و قطبیت پر کسی کو بھی کلام نہیں مگر ان کی تفصیل اور فوقیت سیدنا عبدالقادر جیلانی پر ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مستقل کتاب ''طرد الافاعی عن حمی ہادر فع الرفاعی'' تحریر فرمائی جب ایسے جلیل القدر بزرگ کی غوث پاک پر فضیلت وفوقیت نہیں تو پیر سیف الرحمٰن کس شمار میں ہیں''۔

(۱۶) علامہ مولانا غلام مصطفٰے رضوی مفتی انوار العلوم ملتان: ''پیر سیف الرحمٰن سرحدی کے عقائد ونظریات سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہر صحیح العقیدہ سنی مسلمان ایسے شخص سے مکمل طور پر اظہار نفرت کرنا چاہیئے وہ ہرگز اس لائق نہیں کہ اس کی بیعت کی جائے یا اسے پیر تسلیم کیا جائے''۔

(۱۷) مولانا عمر سدیدی مفتی جامعہ خیر المعاد ملتان: ''شخص مذکور سنی صحیح العقیدہ نہیں ہے اس لئے سنی صحیح العقیدہ لوگوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اس سے تعلق جوڑنے کی بجائے تعلقات منقطع کرنا لازم ہے''۔

(۱۸) مولانا علامہ احمد حسین مہتمم جامعہ حسینیہ نارووال: ''فقیر نے ''ہدایۃ السالکین'' کی جن عبارتوں کو پڑھا ہے بادی النظر میں یہ عبارتیں ٹھیک نہیں ہیں اوران کو صحیح خیال کرنے والا صراط مستقیم سے دور ہے''۔

(۱۹) استاذ العلماء علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہور: ''مولانا پیر محمد صاحب مہتمم جامعہ غوثیہ معینیہ پشاور متبحر عالم اور سنی مسلمان ہیں ان کے بارے میں ''ہدایۃ السالکین'' میں جو فتوائے کفر دیا گیا ہے فقیر اس کے ساتھ متفق نہیں اور نہ ہی اس کی تصدیق کرتا ہے۔فتوائے کفر دینے والے غلطی پر ہیں۔یہ فتویٰ غلط ہے اور یہ لوگ غلط ہیں''۔کتاب ''ہدایۃ السالکین'' کے آنے کے بعد میں نے اس کی حمایت یا وکالت نہیں کی بلکہ پیر صاحب کے قریبی متعلقین سے کہہ دیا ہے کہ آئندہ ایڈیشن سے تائید کنندگان میں سے میرا نام حذف کر دیں۔ چھ درجے فوقیت والا خواب اور ایسی ہی اور بہت باتیں درج نہیں ہونا چاہئیں تھیں جو شامل کتاب ہیں۔رضائے مصطفٰے کا نیا پرچہ مل گیا ہے آپ نے صحیح لکھا ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین

(۲۰) مولانا علامہ محمد منشاء تابش قصوری مرید کے: علامہ شرف صاحب قادری مدظلہ تشریف لائے اور آپ کا مکتوب گرامی دیکھا۔مولانا الموصوف ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ پر عمل پیرا ہیں اور آپ کا مشن بھی مبارک ہے۔اللہ تعالیٰ ہمارا حال بہتر فرمائے۔آمین

(۲۱)مولانا علامہ مفتی محمد اشفاق احمد (مہتمم جامع العلوم) خانیوال:
''پیر سیف الرحمٰن سرحدی کے جونظریات تحریر کئے گئے ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ یہ شخص راہ راست سے بھٹک چکا ہے۔اپنی عارضی مقبولیت کے نشہ میں سوادِاعظم اہل سنّت و جماعت بریلوی میں شمولیت کی سعادت سے خود کومحروم کر چکا ہے۔اس لئے اسے بریلوی کہلانے میں معاذ اللہ کذب نظر آتا ہے۔اپنے کو غوث پاک سے چھ درجے فوق ظاہر کرنا غوث اعظم کی عظمت سے بغض کی بناء پر ہے۔ایسا شخص اہلسنّت کا معتبر فرد بھی نہیں ہوسکتا۔ چہ جائیکہ اہلسنّت کا پیر یا شیخ کہلائے۔عوام کوایسے شخص سے بچنا چاہیئے اور علماء پر زیادہ ذمہ داری ہے وہ اگر کسی مفاد کی بناء پر آنکھیں بند کریں گے تو عوام کی گمراہی کے ذمہ دار ہوں گے''۔

(۲۲) تصدیق مولانا شوکت علی سیالوی، دارالافتاء جامع العلوم خانیوال

(۲۳)مولانا مفتی محمد جمیل رضوی شیخوپورہ: ''ایسے شخص کی بیعت و امامت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ دیوبندیہ خبیثہ کی تعریف کرنے والوں کوتوبہ کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین''

(۲۴)مولانا مفتی محمد نعیم اختر مہتمم دارالعلوم حبیبیہ رضویہ کامونکی:
''صورت مسئولہ میں جب یہ بات پایۂ ثبوت کوپہنچ گئی کہ شخص مذکوران باتوں کا قائل یا مؤید ہے تو اس کی گمراہی میں کوئی شبہ نہیں۔ایسے شخص کوامام بنانا گناہ اور پیر و مرشد ماننا بھی سخت وشدید قسم کا گناہ''۔

(۲۵) (مولانا) محمد بشیر احمد غازی کاموںکی: الجواب صحیح یقیناً ایسے کلمات لکھنے یا ان کی تائید کرنے والا گمراہ ہے۔

(۲۶) مولانا علامہ محمد اسلم رضوی مفتی جامعہ رضویہ فیصل آباد: ''جو لوگ گستاخ بے ادب ہیں ان کو اچھا جاننے والا اہلسنّت سے کیسے ہوسکتا ہے۔ پیر صاحب مذکور کی تحریر اور مولوی ضیاء اللہ مذکور کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے عقائد اہلسنّت و جماعت کے مطابق نہیں ہیں اور اہلسنّت کے ساتھ تعلق نہیں ہے''۔

(۲۷) استاذ العلماء علامہ مولانا گل احمد عتیقی فیصل آباد: ''پیر موصوف اپنے آئینۂ تحریر کی روشنی میں گمراہ معلوم ہوتے ہیں اور معزز علماء اہلسنّت و مفتیان باعظمت کے بیان سے اس کی گمراہی شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ لہٰذا پیر موصوف کو سرعام کھلم کھلا توبہ کرنی چاہیئے''۔

(۲۸) مفسر قرآن مولانا مفتی محمد ریاض الدین اٹک: ''پیر صاحب کا بہت سارے علماء دیوبند کی صفائی بیان کرنا اور انہیں سنیت وحنفیت کی سند دینا بے جا پاسداری اور ہم نوائی نہیں تو اور کیا ہے؟ بریلوی حضرات کے خلاف پیر صاحب نے جو زبان استعمال فرمائی ہے اس کے متعلق وہ خود ہی بتائیں کہ کہاں تک سنجیدہ ہے؟ پھر جب موصوف بقول اپنے نہ بریلوی ہیں نہ دیوبندی تو انہیں دیوبندیوں کی پاسداری اور مدح سرائی کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے

ان کے کسی مولوی کو علامہ اور رحمۃ اللہ علیہ لکھنے کی کیا مجبوری تھی۔ پھر یہ لکھنے کی کیا محتاجی تھی کہ کس طرح چار دفعہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو بریلوی سے مسمّٰی کروں جو کہ بریلوی حضرات کے قبلہ و کعبہ ہے" ○ اگر لوگوں کو یہی بتانا تھا کہ بریلوی بھی کافر ہیں تو ان کو کافر قرار دینے کی کوئی وجہ بھی تو لکھتے جن دیوبندیوں کی تعریف بایں الفاظ کی ہے کہ وہ نہ وہابی ہیں اور نہ وہابیت کے مؤیدان کے مقابلے میں جو وہابی یا ان کے مؤید ہیں انہیں تو گستاخ ہونے کی بناء پر کافر کہنا فرض تھا۔ اس کے باوجود کھلے الفاظ میں لکھنے کی ہمت نہ ہوئی لیکن بریلوی سے بیزاری کا ہر پہلو کسی نہ کسی صورت میں لکھ ہی دینا ضروری سمجھا اور پھر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ تاثر دینے کی کیا ضرورت تھی کہ وہ صرف بریلویوں کے قبلہ و کعبہ ہیں کیا اس میں بریلویوں اور بریلویت سے تنفر کا اظہار نہیں؟ عوام اہل اسلام اس سے کیا نتیجہ اخذ کریں گے۔ پھر جب بقول آپ کے بریلوی دیوبندی یکساں طور پر بہت سارے مسائل میں افراط و تفریط کا شکار ہیں تو پھر دونوں طرف سے ان مسائل کی نشاندہی کیوں نہ کی۔

○ شہباز لامکانی سیدنا غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تقابل قائم کرنے اور ان کے مقابلے میں اپنے آپ کو سورج قرار دینے کی اور ان سے چھ درجے فوق ہو جانے کی تعلّی کا دم بھر کر انہیں ہیچ در ہیچ ثابت کر کے پوری روئے زمین پر ان کے عقیدت مندوں کی عقیدت پر ضرب کاری لگانے کی کیا ضرورت تھی؟

اُف توبہ: پیر صاحب کے دل گردے کی بات ہے جنہوں نے ایسی مبنی بر توہین خوابوں کو بھی نہ صرف خوابوں کی حد تک رہنے دیا بلکہ انہیں رویائے صالحہ لکھ کر اپنی ولایت و مجددیت پر دلیل بناتے ہوئے غوث العالمین بلکہ سید المرسلین (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) کی توہین کا ارتکاب کیا' جن میں کہیں تو حبیب کبریا کو رو کر کوشش کرنے کی فرمائش کرتے دکھائی دیتے ہیں ○ اور کہیں تمام انبیاء کی موجودگی میں امامت کیلئے آگے کر دیتے ہیں اور کبھی یہ فرماتے ہیں کہ اس کے علوِ شان کی وجہ سے اس ہستی کو قیامت کے دن انبیاء کی صف میں کھڑا کروں گا۔ خوابوں کے جتنے قصے اپنی کتاب میں بقلم خود درج کر کے پیر صاحب نے اپنی برتری پر ان سے استدلال کیا ہے۔ ایسے جملہ خوابوں کے بارے میں کیا وہ یہ کہنے میں اپنی کسر شان سمجھتے تھے کہ میں تو کچھ بھی نہیں کجا میں اور کجا غوث صمدانی کہاں میں اور کہاں مجدد الف ثانی کجا مجسمۂ خس و خاشاک اور کہاں سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات

ع...... چہ نسبت خاک را با عالم پاک

○ مجھے یقین کامل ہے کہ اگر اپنے مریدوں کے خوابوں کی کہانی سن کر بجائے اظہار تعلی' اظہار تواضع کرتے مریدوں کو ایسے خوابوں کے بیان کرنے سے باز رہنے کی تلقین فرماتے' جن میں اکابرین امت سے لے کر شفیع المذنبین علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے ساتھ تقابل برابری یا تعلّی و فوقیت کی

صورت نظر آتی ہے تو ان کا کوئی مرید ان سے منحرف نہ ہوتا اور نہ ہی آج جو لوگ ان پر بجا طور پر اعتراضات کی بوچھاڑ کررہے ہیں۔انہیں اعتراض کی کوئی گنجائش ہوتی مگر اب جبکہ یہ سب کچھ ہو چکا ہے۔بہر حال اب اختیار ان کے اپنے ہاتھ میں ہے کہ اپنے مریدوں کی صحیح راہنمائی کریں انہیں دشمن و دوست' خبیث وطیب گستاخ اور باادب کا واضح فرق بتائیں۔

○ بالفرض اگر اس سے پہلے آپ گستاخ دیوبندیوں کی گستاخانہ عبارتوں سے بے خبر ہی تھے تو اب جب کہ پوری طرح روشناس ہو چکے ہیں تو اب اپنے عقیدت مندوں کو تذبذب کی راہ سے نکال کر صراط مستقیم پر چلنے کا سختی کے ساتھ حکم دیں۔آپ بریلوی بے شک نہ کہلائیں۔لیکن آپ کی تحریر سے روئے زمین پر بسنے والے جن خالص سنی حنفی بریلوی حضرات کی دل آزاری ہوئی ہے ان کی دلجوئی کیلئے آپ کو اپنے رب کریم کے حضور اس چیز سے توبہ کرنے کے بعد صرف چند سطروں پر مشتمل ایسا مضمون شائع کرنا چاہیئے جس میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بجا تعریف اور ''حسام الحرمین'' میں درج شدہ علماء حرمین طیبین کے فتاویٰ وارشادات کے ساتھ مکمل اتفاق کا اظہار ہو اس میں نہ صرف پیر صاحب اور ان کے حامیوں بلکہ پوری دنیا میں بسنے والے لاکھوں صحیح العقیدہ' سنی حنفی بریلوی مسلمانوں کی بھی بہت بڑی بھلائی ہے اور توفیق خیر بدست الٰہی ہے۔تا حال پیر صاحب کو ان کی خالص اپنی تحریروں کے پیش نظر صحیح العقیدہ سنی حنفی بھی نہیں کہا جاسکتا۔امام ومقتدا بنانا تو در کنار

(نوٹ) جہاں تک میں تحقیق کر سکا ہوں تو وہ یہ ہے کہ پیر صاحب کے آستانہ پر تا حال اذان کے اول وآخر صلوٰۃ وسلام اور نماز پنجگانہ کے بعد باآواز بلند کلمہ شریف اور صلوٰۃ وسلام نام کی کوئی چیز نہیں اور نہ ہی بروز جمعۃ المبارک یا دیگر اجتماعات کے خاتمہ پر سلام وقیام کی کوئی صورت سامنے آسکی ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم

(۲۹) مترجم قرآن مولانا مفتی محمد رضاء المصطفٰے ظریف القادری گوجرانوالہ:

''صورت مسئولہ میں پیر سیف الرحمٰن کے نظریات بلاشبہ پیران اہلسنّت کے نظریات نہیں۔ پیر صاحب پر لازم ہے کہ فوراً توبہ نامہ شائع کریں اور اپنی ذات ونظریات کے حوالے سے سوادِ اعظم اہلسنّت وجماعت میں فتنہ بپا نہ کریں۔ پیر صاحب چونکہ ابھی بقید حیات ہیں لہٰذا جو چیز ان کی طرف منسوب کی جاتی ہے اس کے غلط ہونے کی صورت میں وضاحت کریں اور اس میں متنازع اور قابل اعتراض باتوں سے پیر صاحب توبہ کرتے ہوئے انہیں کتاب (ہدایۃ السالکین) سے خارج کردیں اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو علماء و عوام اہلسنّت کو ان سے یا ان کے کسی خلیفہ سے بیعت ہونا جائز نہیں اور جو غلط فہمی میں بیعت ہیں وہ تجدید بیعت کریں۔

(۳۰) علماء اہلسنّت و جماعت میلسی ضلع وہاڑی: ''قطب عالم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے خود کو چھ درجہ فوق کہنے والا کوئی گمراہ ہی ہوسکتا ہے۔ خصوصاً وہ شخص خود کیونکہ اور کس منہ سے چھ درجہ یا ایک درجہ فوق کہہ سکتا ہے

جس کو حق و باطل میں امتیاز نہیں' مومن و منافق سچے جھوٹے اور عاشق و گستاخ میں فرق و فیصلہ کی صلاحیت نہیں' مجدد کوئی شخص محض اپنے مریدوں شاگردوں کے کہنے سے نہیں بن سکتا۔ پیر مبارک صاحب کو اکابر و مشاہیر و اعاظم اہلسنّت میں سے کسی نے بھی مجدد نہ مانا۔ پیر ارچی صاحب اور اُن کے متعلقین کو بحث و مباحثہ اور غیر ضروری تاویلات میں الجھتے کم و بیش ایک سال ہو گیا ہے لیکن ان کی من گھڑت تاویلات میں ہرگز کچھ وزن نہیں ہے بلکہ شکوک و شبہات اور بڑھ رہے ہیں۔ جو دیوبندی مولوی پیر صاحب کے مُرید ہو گئے ہیں یا تو ان سے توبہ اور رجوع کرائیں یا ان کی بیعت فسخ کر کے حلقۂ ارادت سے خارج ہونے کا اعلان کریں تب بات بن سکتی ہے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے مسلمانوں کو ہر پیدا ہونے والے فتنہ کے شر اور حیلہ سازی سے بچائے۔ آمین

(مجاہد اہلسنّت دافع نجدیت مولانا محمد حسن علی رضوی میلسی)

(۳۱) **تصدیقات:** غلام حیدر اویسی مہتمم و صدر مدرس جامعہ اویسیہ رضویہ میلسی'

(۳۱) مولانا محمد امیر احمد نقشبندی صدر مدرس مدرسہ مصباح العلوم

(۳۳) مولانا قاری عطاء اللہ فیضی مدرس مدرسہ مصباح العلوم و خطیب جامع مسجد غلہ منڈی

(۳۴) مولانا قاری نذر محمد چشتی گلفریدی محمدی جامع مسجد'

(۳۵)مولانا قاری محمد اعظم اویسی خطیب مدینہ مسجد'

(۳۶)مولانا قاری محمد کمال اویسی جامع مسجد فدہ'

(۳۷)مولانا قاری محمد اقبال ناصر جامع مسجد ریاض الجنت میلسی

(۳۸)استاذ العلماء مولانا محمد معین الدین مہتمم دار العلوم نقشبندیہ ڈسکہ:
''جو نظریات پیر سیف الرحمٰن سرحدی کے متعلق بحوالہ کتاب ''ہدایۃ السالکین'' تحریر کئے گئے ہیں۔ ایسے خیالات اہلسنّت کے مطابق ہرگز نہیں ہیں۔ لہٰذا ایسا شخص مقتداء و راہنما ہونے کے لائق نہیں ہے''۔ (واللہ اعلم بحالہ)

منکرین افضلیت غوث الوریٰ پر

نائب غوث الوریٰ امام احمد رضا خاں بریلوی کا فتویٰ

مشائخ میں کسی کی تجھ پہ تفضیل ...... بحکم اولیاء باطل ہے یا غوث

○ نیز بارگاہ غوث اعظم میں عرض کیا۔ آپ وہ ہیں جن کا قدم اولیاء عالم کی گردنوں پر ہے جبکہ خواجہ اجمیری سلطان الہند عطاء الرسول نے عرض کیا کہ آپ کا قدم صرف گردن پر نہیں بلکہ میرے سر آنکھوں پر جو لوگ قدمی هذہٖ کے فرمان میں بے جا تخصیص کرتے ہیں ان میں جو مخلصین اہل علم و فضل ہیں یہ ان کی لغزش ہے اور جو ضد و مقابلہ و عناد میں بہتان تراشی کرتے ہیں یہ ان کی ضلالت و گمراہی ہے۔ (حدائق بخشش جلد ۲، صفحہ ۶۷)

حضرت استاذ العلماء علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی بابت

ازالۂ مغالطہ: فرقہ سیفیہ نے کچھ عرصہ خاموشی کے بعد حال ہی میں اپنے پیر صاحب کی سیرت پر ایک کتاب ''تصویر مجدد الف ثانی'' شائع کی ہے۔ جس میں دیگر متنازعہ امور کے علاوہ فقیر راقم الحروف کو شخصی طور پر ناحق نشانہ بناتے ہوئے لکھا ہے کہ ○ ''بقول مولانا عطا محمد صاحب بندیالوی مولانا ابوداؤد محمد صادق نے مولانا موصوف سے بدیں الفاظ مسئلہ کی وضاحت طلب کی۔ کہ جو شخص اولیاء اللہ کا منکر ہو اور اپنے آپ کو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے اعلیٰ سمجھتا ہو آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ مولانا ابوداؤد کا نشانہ پیر طریقت سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک تھے''۔ (کتاب مذکور ص ۵۲)

کیسی عجیب بات ہے کہ نشانہ تو خود فقیر کو بنایا ہے اور الٹا الزام لگا دیا ہے۔ کہ میں نے پیر صاحب کو نشانہ بنایا ہے۔ حالانکہ صورتحال یہ ہے کہ مولانا عطا محمد صاحب نے فقیر کے حوالہ کی بجائے عمومی طور پر خود لکھا ہے۔

تمام اہلسنّت کو واضح ہو کہ بندہ کو کئی خطوط موصول ہوئے ہیں کہ اکابر اہلسنّت کی توہین کی گئی ہے اور یہ توہین ایک شخص مسمّٰی پیر سیف الرحمٰن نے کی ہے کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے متعلق کہا ہے کہ حضرت غوث الاعظم سے چھ درجے فائق ہوں یعنی بلند ہوں'' ○ اب بندہ سیف الرحمٰن سرحدی کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتا ہے ...... کہ حضرت

غوث الاعظم تمام اولیاء کے سردار ہیں تو جو ان کی توہین کرتا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ ہے۔ اب سیف الرحمٰن کو واضح ہو کہ اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اعلان جنگ کیا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کیلئے تیار ہو جائے لیکن اس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ جنگ کی طاقت نہیں رکھتا۔ دوسری گذارش یہ ہے کہ غوث اعظم کا جو گستاخ ہے اس کو شدید خطرہ ہے کہ مرتے وقت اس کا ایمان ضائع ہو جائے۔ بندہ عرض کرتا ہے کہ سیف الرحمٰن سرحدی بھی غوث الاعظم کا گستاخ ہے اس کو بھی سلب ایمان کا خطرہ (محسوس) ہونا چاہیئے۔ عارض: عطامحمد چشتی گولڑوی (مع نشان مہر)

فرقہ سیفیہ: اور اہل علم و انصاف حضرات علامہ عطا محمد صاحب کے مذکورہ فتویٰ کے آئینہ میں ملاحظہ فرمائیں کہ کتاب مذکور میں مجھ پر جو غلط الزام عائد کیا ہے۔ مولانا موصوف کی تحریر و فتویٰ میں ان الفاظ کا ''نام و نشان'' نہیں ہے۔ فقیر نے پیر سیف الرحمٰن کو نشانہ نہیں بنایا نہ ان کو اولیاء اللہ کا منکر لکھا ہے۔ بلکہ علامہ عطا محمد صاحب نے ''کئی خطوط'' کے جواب میں فتویٰ لکھا ہے اور پیر سیف الرحمٰن کا نام لے کر انہیں غوث الاعظم کا گستاخ اور آپ کی توہین کا مرتکب قرار دیا ہے اور یہ میرے کہنے پر نہیں لکھا بلکہ کئی ''خطوط'' کی بنا پر پیر صاحب کو اس لئے گستاخ قرار دیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے ''حضرت غوث الاعظم سے چھ مرتبے فائق یعنی بلند ہوں''۔ اور یہ بات میرے نشانہ بنانے کی

وجہ سے نہیں بلکہ پیر سیف الرحمٰن کے اپنے قول کی وجہ سے انہیں غوث الاعظم کا گستاخ قرار دیا ہے ○ اور یہ امر واقعہ ہے کہ پیر سیف الرحمٰن نے اپنے متعلق اپنی کتاب ''ہدایۃ السالکین'' میں اپنے مرید کے حوالہ سے خود نقل کیا ہے کہ ''حضرت مبارک (سیف الرحمٰن) صاحب نے چھ مقامات عبدیت کے مقام سے فوق (بلند) طے کئے ہیں اور حضرت مبارک کا مقام پیران پیر کے مقام سے فوق ہے''۔ (ہدایۃ السالکین ص ۳۲۵)

اور اسی بات پر اسی حوالہ سے عطا محمد صاحب نے پیر صاحب کو گستاخ اور توہین کا مرتکب قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اوپر نقل ہوا اور فقیر کی کتاب ''خطرہ کا سائرن'' میں بھی علامہ عطا محمد صاحب کا یہی فتویٰ شائع ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں فقیر کو ناحق مطعون کرنے کی بجائے فرقہ سیفیہ کو حقیقت کا اعتراف اور غلطی کا اقرار کر کے ''پیر صاحب'' سے توبہ و رجوع کرانے کی کوشش کرنی چاہیئے جب تک ایسا نہ ہوگا موقع بموقع اس چیز کا تذکرہ و اعادہ ہوتا رہے گا۔ ○ جب جماعت اہلسنّت کے شرعی بورڈ نے بھی اس کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے تو پھر اس سے توبہ و رجوع کرانے میں تاخیر کیوں کی جا رہی ہے؟

حرف آخر: جہاں تک کتاب ''تصویر مجدد الف ثانی'' میں علامہ عطا محمد صاحب سے منسوب بیان کا تعلق ہے۔ یہ فرقہ سیفیہ کو مفید نہیں ہوسکتا کیونکہ اس میں ''ہدایۃ السالکین'' کے مذکورہ متنازعہ حوالہ کو زیر بحث نہیں لایا گیا جیسا

کہ ہمارے پیش کردہ علامہ صاحب کے فتویٰ میں پیر سیف الرحمٰن صاحب کی اس بات پر انہیں گستاخ وتوہین کا مرتکب قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیش کردہ علامہ صاحب کے فتویٰ میں پیر سیف الرحمٰن صاحب کی اس بات پر انہیں گستاخ وتوہین کا مرتکب قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا صرف اتنا شائع کر دینا کافی نہیں کہ پیر سیف الرحمٰن حضرت غوث اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) کو بالواسطہ اپنا شیخ اور پیر مانتے ہیں بلکہ ''ہدایۃ السالکین'' کے حوالہ کے متعلق بھی بتانا چاہیئے کہ اگر پیر صاحب حضور غوث اعظم کو واقعی اپنا شیخ اور پیر مانتے ہیں تو پھر انہوں نے اپنے متعلق ''ہدایۃ السالکین'' میں یہ کیوں نقل کیا ہے۔ کہ ''حضرت پیران پیر عبدیت کے مقام سے مشرف تھے اور حضرت مبارک (سیف الرحمٰن) صاحب نے چھ مقامات عبدیت کے (اس) مقام سے فوق (بلند) طے کئے ہیں اور حضرت مبارک کا مقام پیران پیر کے مقام سے فوق ہے''۔ جبکہ کتاب ''خطرہ کا سائرن'' میں علامہ عطا محمد صاحب کا فتویٰ اسی عبارت کی بناء پر ہے اور اسی کے باعث انہوں نے پیر سیف الرحمٰن کو غوث اعظم کا گستاخ قرار دیا ہے۔ ایک طرف علامہ صاحب کے سامنے یہ غلط بیانی کرنا کہ پیر سیف الرحمٰن غوث اعظم کو بالواسطہ اپنا شیخ اور پیر مانتے ہیں اور دوسری طرف ''ہدایۃ السالکین'' میں صراحۃً حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر اپنی فوقیت کا تاثر دینا' کس قدر کذب بیانی اور دوغلہ پن ہے۔ پیر سیف الرحمٰن کی طرح کیا کسی اور مرید

نے بھی کبھی اپنے آپ کو اپنے پیر بلکہ پیران پیر پر فوق و فائق ہونے کا تاثر دیا ہے، نہیں ہرگز نہیں تو پھر یہ مغالطہ اور دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے ○ کہ ایک طرف کچھ کہا جا رہا ہے اور دوسری طرف اس کے برعکس کچھ اور لکھا گیا ہے۔ ایسی دورخی و دھاندلی تو انصاف و دیانت کے بالکل خلاف ہے۔ بات تو تب بنتی جب ''ہدایۃ السالکین'' کی عبارت لکھ کر علامہ صاحب کا اس کی صحت و معقولیت پر فتویٰ و فیصلہ حاصل کیا جاتا۔

لہٰذا اس حوالہ واختلافی بنیاد کو زیر بحث لائے بغیر غلط بیانی کر کے علامہ صاحب سے کچھ لکھوا لینا نہ فرقہ سیفیہ کو مفید ہو سکتا ہے، نہ اس سے ''خطرہ کا سائرن'' میں شائع شدہ علامہ صاحب کے اصل فتویٰ میں کوئی شک وشبہ ہو سکتا ہے۔

ضروری یاددہانی: چند ماہ بیشتر جب کتاب ''تصویر مجدد الف ثانی'' دیکھنے میں آئی۔ مضمون ہذا اسی وقت لکھا اور کتابت کرا دیا گیا تھا لیکن پھر اپنی طرف سے حالات سازگار رکھنے کیلئے صبر کیا گیا اور اس کی اشاعت نہ کی گئی

○ دوبارہ میاں محمد سیفی صاحب کی طرف سے شائع کرایا گیا ایک پمفلٹ ''پیغام'' نظر سے گزرا۔ اور اس میں بھی میرے خلاف کتاب ''تصویر مجدد الف ثانی'' کا مضمون شائع کر کے میرے متعلق غلط تاثر دیا گیا مگر اس پر بھی برداشت سے کام لیا گیا

○ اب تیسری مرتبہ فرقہ سیفیہ کے ترجمان ماہنامہ ''السیف الصارم'' ماہ

مارچ کی اشاعت میں علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی بابت مغالطہ دینے میں مضمون ہذا لکھنا پڑا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

وعلیٰ اٰلك واصحابك یا حبیب اللہ

فیصلہ شرعی بورڈ جماعت اہلسنّت

مسئلہ تکفیر: شرعی بورڈ پوری تحقیق کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ ہر دو فریق نے ایک دوسرے کی تکفیر کی ہے۔ اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن نقشبندی کے مختار عام صاحبزادہ محمد سعید حیدری نے اپنے مترجم مولانا امین اللہ کے ذریعے اعتراف کیا ہے کہ میرے والد صاحب نے پیر محمد چشتی کو کافر قرار دیا ہے جبکہ مولانا پیر محمد چشتی ایک طرف تو تکفیر سے انکار کرتے ہیں لیکن انہوں نے اپنے بیان میں جو ریکارڈ ہے کہا ہے ''میں نے فتویٰ تکفیر نہیں لگایا ظاہر حدیث کے مطابق وہ زندیق ہے'' لہٰذا شرعی بورڈ فیصلہ کرتا ہے کہ فریقین ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ کفر سے رجوع کریں اور خدا تعالیٰ سے اور ہر دو فریق ایک دوسرے سے معذرت چاہیں کیونکہ جس بناء پر تکفیر کی گئی ہے اس میں نفی کفر کا احتمال موجود ہے۔

لٹریچر: دونوں فریقین اپنا لٹریچر جس میں ایک دوسرے کے خلاف زہر اُگلا

گیا ہے فوری طور پر ضائع کریں اور اپنے اپنے حامیوں کو پوری تاکید کے ساتھ ہدایت کریں کہ وہ ایسا لٹریچر علی الفور ضائع کریں۔

بریلوی مسلک: چونکہ اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن نقشبندی کے مختار عام نے شرعی بورڈ کے سربراہ حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی کے سامنے مورخہ ۹۶-۱۰-۱۶ کو یہ بیان دیا کہ میرے والد پیر سیف الرحمٰن نقشبندی اب ''حسام الحرمین'' کے فتاویٰ کی مکمل تائید کرتے ہیں اور اسماعیل دہلوی کی تصنیف ''تقویۃ الایمان'' کی گستاخانہ عبارات کو بھی کفریہ قرار دیتے ہیں اور اس سے قبل خانقاہ سیفیہ منڈی کس کھجوری سے جو لٹریچر سنی بریلوی مسلک کے خلاف شائع ہوا ہے یا تو لاعلمی کی بناء پر ایسا ہوا ہے یا پھر بعض لوگوں نے پیر صاحب کی اجازت کے بغیر ایسا کیا ہے۔

لٹریچر: لہٰذا فیصلہ کیا جاتا ہے پیر سیف الرحمٰن صاحب اس لٹریچر کو فوری طور پر ضائع کرنے کیلئے اقدامات اٹھائیں اور ''ہدایۃ السالکین'' سمیت تمام وہ کتابیں جن میں اہلسنّت بریلوی پر تنقید کی گئی ہے کو ضائع کرائیں اور پیر صاحب کے جن مریدین و خلفاء نے سنی بریلوی مسلک کے خلاف زہر اُگلا ہے ان سے توبہ کروائیں یا پھر ان سے برأت کا اعلان کریں۔

مسئلہ عمامہ: عمامہ شریف کے بارے میں شرعی بورڈ کی تحقیق یہ ہے کہ سنت غیر مؤکدہ ہے کسی کا یہ کہنا کہ عمامہ کے بغیر نماز ادا کرنا بدعت مکروہ اور واجب

الاعادہ ہے۔غلو فی الدین ہے ○ امام شعرانی ''کشف الغمہ'' (جلد اوّل صفحہ نمبر ۸۵ مطبوعہ مصر) میں روایت فرماتے ہیں:

کان صلی اللّٰہ علیہ وسلم یامر بستر الراس فی الصلوٰۃ بالعمامۃ او القلنسوہ و ینھی عن کشف الراس فی الصلوۃ

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ یا ٹوپی کے ساتھ سر ڈھانپنے کا حکم فرماتے تھے اور ننگے سر نماز سے منع فرماتے تھے۔

''کنز العمال'' جلد نمبر ۷، صفحہ ۱۲۱ پر ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ کے نیچے ٹوپی اور ٹوپی بغیر عمامہ کے اور عمامہ بغیر ٹوپی کے پہنتے تھے اور یمنی ٹوپیاں پہنتے تھے۔

جامع ترمذی صفحہ ۲۵۴ پر ہے: حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ شہداء چار قسم کے ہیں مومن شخص جو دشمن سے جنگ لڑے پس اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرے حتیٰ کہ شہید ہو جائے پس یہ وہ (شہید) ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے روز اس طرح نگاہیں اٹھائیں گے اور اپنا سر اُٹھایا حتیٰ کہ آپ کی ٹوپی گر گئی (راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم کہ حضرت عمر فاروق کی ٹوپی گری یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

فتاویٰ عالمگیری اور دیگر متعدد کتب فقہ میں ہے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپیاں تھیں جنہیں پہنتے تھے اور تحقیق یہ بات ثابت ہے اور ظاہر مراد بغیر عمامہ کے پہننا ہے یا مراد عام ہے۔ ان احادیث مبارکہ سے روز روشن کی

طرح ثابت ہے کہ صرف ٹوپی پہننا خلاف سنت نہیں اور صرف ٹوپی سے بھی نماز جائز ہے اگرچہ عمامہ شریف کی فضیلت زیادہ ہے۔

عظیم فقیہ امام سرخسی اصول سرخسی میں فرماتے ہیں ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کی سنتیں'' سنن الزوائد (سنت غیر مؤکدہ) ہیں پھر فرماتے ہیں کالعمامۃ جیسا کہ عمامہ۔

فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۲۷۴ میں ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ امام کے سر پر دستار نہ ہو اور مقتدی کے دستار ہو تو کسی کی نماز میں کچھ خلل آتا ہے یا نہیں اور اگر کچھ خلل ہوتا ہے تو امام کے یا مقتدی کے۔ بینوا توجروا

جواب: کسی کی نماز میں خلل نہیں ہوتا عمامہ مستحبات نماز سے ہے اور ترک مستحب سے خلل در کنار کراہت نہیں آتی۔

بددیانتی: مقدمہ کی سماعت کے دوران صاحبزادہ محمد سعید حیدری کے مترجم مولوی امین اللہ نے اعتراف کیا کہ عمامہ کے بارے میں ''ہدایۃ السالکین'' میں سارا مضمون میرا ہے۔ پیر صاحب کا نہیں ہے اس سلسلہ میں نہایت افسوس ناک بات یہ ہے کہ عمامہ کے سنت مؤکدہ ہونے پر ''ہدایۃ السالکین'' میں جو دلائل پیش کئے گئے ہیں ان کے نہایت ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ کتاب مواہب لدنیہ (مصنفہ شیخ ابراہیم بیجوری) کی عبارت العذبۃ سنۃ موکدہ

محفوظة لم يتر كها العلماء۔ میں بدترین خیانت کر کے "ہدایۃ السالکین" کے صفحہ نمبر ۴۳ اپر العذبة سنة موکدہ کی جگہ العمامة سنة موکدہ لکھ دیا ہے اور اس طرح دیانت علمی کا جنازہ نکال دیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیف الرحمٰن کو انبیاء کا امام بنایا:

پیر سیف الرحمٰن نقشبندی کے ایک مرید کا خواب کہ ○ (ایک مجلس میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام و صالحین موجود تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پیر سیف الرحمٰن نقشبندی کو امامت کیلئے مصلیٰ امامت پر کھڑا کیا اور پھر پیر صاحب اور ان کے خلفاء کی طرف سے اس خواب کی حمایت و تائید کی۔

غوث الاعظم سے سیف الرحمٰن کا مقام چھ درجے بلند:

پیر سیف الرحمٰن صاحب کے ایک مرید کا خواب کہ حضرت غوث اعظم چاند کی صورت میں انہیں نظر آئے اور اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب سورج کی صورت میں اور وہ چاند اس سورج میں جذب ہو گیا اور پھر تعبیر بیان کرتے ہیں کہ پیر سیف الرحمٰن صاحب حضرت غوث الاعظم سے فوق ہیں۔ غوث اعظم نے مقام عبدیت حاصل کیا ہے اور پیر سیف الرحمٰن نے اس مقام عبدیت سے چھ درجے اوپر مزید حاصل کئے ہیں اور غوث اعظم مجدد ہیں اور پیر سیف الرحمٰن نقشبندی مجدد افخم ہیں ○ اس خواب کی پیر سیف الرحمٰن صاحب نے خود تائید کی ہے۔ پیر صاحب کے خلفاء نے متعدد کتابوں میں اس خواب اور اس کی

تعبیر کو درست قرار دیا ہے۔ پیر صاحب کے بیٹے مولانا محمد حمید صاحب نے اپنی کتاب ''احقاق الحق'' میں اس خواب اور تعبیر کی کھلے الفاظ میں تائید کی ہے اور اپنے والد صاحب کو حضرت غوث اعظم سے فوق قرار دیا ہے''۔

شرعی بورڈ کا فیصلہ: مذکورہ دونوں خوابیں باعث اذیت و موجب فتنہ وفساد ہیں اور ان کی تائید میں جو لٹریچر چھاپا گیا ہے اس سے مسلمانوں کو سخت اذیت پہنچی ہے اور ان خوابوں کی اس طرح تشہیر فتنہ وفساد کا موجب بنی ہے۔ مسلمہ اکابرین میں سے آج تک کسی نے اس قسم کی بات کی جرأت نہیں کی۔ لہٰذا اس تمام لٹریچر کو اور اس کے خلاف جو لٹریچر لکھا گیا ہے دونوں فریق فوری طور پر ضائع کر دیں اور پیر صاحب آئندہ ایسی خوابوں کی اشاعت سے جن سے مسلمانوں میں فتنہ وفساد پیدا ہوتا ہے کلی اجتناب کریں۔ (ملخصاً)

واللہ اعلم بالصواب

(مفتی) ابوالفضل غلام علی اوکاڑوی اشرف المدارس اوکاڑہ

○ سید ریاض حسین شاہ مہتمم جامعہ تعلیمات اسلامیہ راولپنڈی

سید حسین الدین شاہ مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

(بحوالہ اخبار اہلسنّت لاہور ماہ ربیع الاوّل ۱۴۱۸ھ

مطابق جولائی ۱۹۹۷ء ص ۲۱،۲۰)

۴۵ صوفی چیمبر پٹیالہ گراؤنڈ لنک میکلوڈ روڈ لاہور

جعلی ''ہدایۃ السالکین'' سے خبردار:

''ہدایۃ السالکین'' اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب کی کتاب ہے جسے ماہ اپریل ۲۰۰۰ء میں انٹرنیشنل سنی کانفرنس ملتان کے اسٹیج پر بڑی فراخدلی سے مفت ومفت تقسیم کیا گیا اور اس موقع سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی۔ جبکہ تقسیم کردہ یہ کتاب جعلی و باعث مغالطہ اور اوّل ''ہدایۃ السالکین'' سے بالکل مختلف اور اس سے تقریباً نصف کتاب ہے ○ اور اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ''جماعت اہلسنّت'' کے اکابرین سے فقیر (میاں محمد سیفی) نے جو وعدے کئے تھے اسے مختصر کرنے کے ساتھ وہ تمام پورے کر دیئے۔

○ ''حالانکہ جماعت اہلسنّت کے شرعی بورڈ نے اپنے فیصلہ میں کتاب مختصر کرنے کیلئے نہیں فرمایا تھا بلکہ ان کا یہ فیصلہ تھا کہ ○ ''فریقین (پیر سیف الرحمٰن ومولانا پیر محمد چشتی) ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ کفر سے رجوع کریں اور خدا تعالیٰ سے اور ایک دوسرے سے معذرت چاہیں۔

○ فریقین اپنا لٹریچر جس میں ایک دوسرے کے خلاف زہر اُگلا گیا ہے فوری طور پر ضائع کریں ○ بالخصوص ''ہدایۃ السالکین'' سمیت تمام وہ کتابیں جن میں اہلسنّت بریلوی پر تنقید کی گئی ہے' ضائع کرائیں ○ پیر صاحب کے جن مریدین وخلفاء نے سنی بریلوی مسلک کے خلاف زہر اُگلا ہے ان سے توبہ کروائیں یا پھر ان سے برأت کا اعلان کریں۔

یہ ہیں جماعت اہلسنّت کے شرعی بورڈ کے فیصلہ کے ''فیصلہ کن'' نکات جنہیں ہر شخص کھلی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے کہ ان نکات میں ''ہدایۃ السالکین'' کو مختصر کرنے کا کوئی حکم نہیں بلکہ ''ہدایۃ السالکین'' اور دیگر قابل اعتراض سیفی لٹریچر کو صریح طور پر ضبط و ضائع کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ لٰہذا ''چپ چاپ'' کتاب مختصر کرنے سے جماعت اہلسنّت کے شرعی بورڈ کے صریح فیصلہ پر عملدرآمد کا مقصد حاصل نہیں ہوا اور فیصلہ کی تعمیل نہیں کی گئی۔

چاہیئے یہ تھا کہ جماعت اہلسنّت کے شرعی بورڈ نے جن باتوں کو قابل اعتراض قرار دیا تھا ان کے مطابق ''رجوع و معذرت'' کا اعلان کیا جاتا اور اگر کتاب کو مختصر کر کے ہی شائع کرنا تھا تو کتاب کے اس ایڈیشن کے شروع میں پیر صاحب کی قصیدہ خوانی کی بجائے شرعی بورڈ کے فیصلہ کے مطابق پہلے ایڈیشن کی غلطیوں کا اعتراف اور ان سے رجوع و معذرت کا اعلان کیا جاتا۔

یہ طریقہ ہے کسی فیصلہ پر عملدرآمد کا کہ قابل اعتراض غلط مواد کا اس طرح اعلانیہ ازالہ کیا جائے اور اس پر رجوع و معذرت کا اظہار کیا جائے' نہ کہ پہلا غلط مواد بھی پہلی کتاب میں جوں کا توں محفوظ رہے اور بڑی خاموشی و رازداری کے ساتھ متنازعہ کتاب مختصر کر کے اس کی جگہ دوسری کتاب اسی نام سے شائع کردی جائے۔

بہرحال موجودہ صورتحال میں دو قسم کی ''ہدایۃ السالکین'' سے تنازعہ

مزید بڑھ گیا ہے کہ ایک ''ہدایۃ السالکین'' کچھ کہتی ہے اور دوسری مختصر جعلی ''ہدایۃ السالکین'' کچھ کہتی ہے جبکہ وہ پہلی اصل ''ہدایۃ السالکین'' سے بالکل مختلف قطع و برید اور تحریف و خیانت پر مشتمل کتاب ہے۔ اس طرح جس کے پاس پہلی ''ہدایۃ السالکین'' ہوگی وہ اس کے مطابق شرعی بورڈ کی نشاندہی کے مطابق قابل اعتراض حوالے پیش کرے گا اور جس کے پاس دوسری جعلی کتاب ہوگی وہ اس سے انکار و اختلاف کرے گا اور جھگڑا مزید بڑھے گا۔

لمحہ فکریہ! اگر فرقہ سیفیہ حق و صداقت پر مبنی ہے تو اسے شرعی بورڈ کے فیصلہ پر عملدرآمد کی بجائے اس جعلی و جھوٹی کاروائی سے عوام کو مغالطہ دینے کی کیا ضرورت تھی۔

نوٹ: کتاب ''خطرہ کا سائرن'' کے مذکورہ حوالہ جات پہلی اصلی ''ہدایۃ السالکین'' سے لئے گئے ہیں۔ قارئین پہلی اصلی و دوسری جعلی ''ہدایۃ السالکین'' کا فرق و امتیاز ضرور ملحوظ رکھیں۔

ع ...... ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ